اظہارِ حق

قال رسول اللہ صلعم

فاطمۃ بضعۃ منی ومن آذاھا فقد آذانی

من البغض اہلبیتی فقد حرم علیہ شفاعتی

یعنی

خطبہ

حضرت

مخدومۂ کونین

صدیقۂ کبریٰ

فاطمۃ الزہرا

صلوٰۃ اللہ

و

سلامہٗ

علیہا

مترجمہ

تقدس مآب، عمدۃ العلماء

مولانا سید ریاض الدین حیدر صاحب قبلہ

شمس الافاضل پیش نماز عبادت خانہ

و

صدر مدرسہ جعفریہ

حیدرآباد دکن

باہتمام

مولوی سید علی جعفری صاحب

(صدر شعبہ نشر و اشاعت)

منجانب :- مرکزی سیرۃ الزہرا کمیٹی ۔ حیدرآباد دکن (آندھرا پردیش)

(قبہ مبارک جنت البقیع قبل انہدام)

(مزار اقدس بعد انہدام)

صبت علی مصائب لو انہا ★ صبت علی الایام صرن لیالیا (فاطمہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمن قال و یحق اللہ الحق بکلماتہ ولو
کرہ المجرمون والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وآلہ المکرمون

سیرۃ الزہراؑ کمیٹی
کے
اغراض و مقاصد

۱۔ جگر گوشۂ رسول حضرت فاطمۃ الزہراؑ کے علوم و معارف نیز ان کی مقدس سیرت
کے الٰہی، اخلاقی و عمرانی فلسفہ اور قدروں کو عام کرنا۔

۲۔ سنہ ۱۱ھ کے انقلابی واقعات کو کہ جس میں حضرت صدیقہ طاہرہ کی شہادت واقع ہوئی
تاریخی حقائق اور معقول معیار پر محتاط اور تبلیغی نقطۂ نگاہ سے تمام فرقہ ہائے اسلام
اور دیگر اقوام کے علم میں لانا۔

۳۔ جناب فاطمۃ الزہراؑ کے فضائل اور مصائب کو واقعات شہادتِ عظمیٰ کی طرح مختلف
طریقوں سے بار بار دُہرا کر اتنا عام کرنا کہ ہر مذہب و ملت کے صداقت پسند افراد معترف
حقانیت ہو جائیں اور بالخصوص مسلمان، اسلام کی حقانیت کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا
کر کے دین و دُنیا میں فلاح پا سکیں نیز اس خانوادۂ عصمت و طہارت کے دیگر مخدرات
کی سیرت اور اصلاحی و اخلاقی تعلیمات اور قربانیوں کو دنیا کے حق پسند اہل علم تک پہنچانا۔

ف۴ - حضرت فاطمۃ الزہرا صدیقہ طاہرا کے خطبات وارشادات نیز فلسفۂ طلب حق اور اس کے عواقب اور ردِ عمل جو ہدایت کا سرچشمہ ہیں اور جو حکومتِ الٰہیہ اور حکومت دنیوی کے مابین فرق ظاہر کرنے کے لیے ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ مختلف زبانوں مثلاً انگریزی اُردو تلنگی، گجراتی و ہندی میں ترجمہ کروا کر رسائل واخبارات کے ذریعے ان کی نشر و اشاعت کا وقتاً فوقتاً انتظام کرنا۔

ف۵ - ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کمیٹی کے مقاصد کے تحت مجالس کے انعقاد اور کمیٹیوں کے قیام کی کوشش جاری رکھنا اور بہ صورتِ قیام ان کی ممکنہ تائید وحمایت کرنا اور ہر سال بلدۂ حیدرآباد میں مجالس حضرت فاطمۃ الزہرا برپا کرنا اور تحریری تقریری نشر واشاعت اور مسالموں اور جشن ولادت کا اہتمام کرنا اور مجلس یوم زہرا جو گذشتہ ۱۲ سال سے نہایت مفید اور تبلیغی نتائج پیدا کر رہی ہے جو اس کمیٹی کی تشکیل کا باعث ہوئی اس کو مزید فروغ دینا اور ہر سال ماہ جمادی الاول کے ایامِ عزا میں کسی ایک دن اعلیٰ پیمانے اور موثر طریقے پر اس کو منعقد کرنا۔

ملتجیٔ تعاون

احقر مرزا ابوالحسن تبریزی

معتمد عمومی سیرۃ الزہرا کمیٹی

۱۰/ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ

فہرست

بہر محتاج دلش آں گونہ سوخت — با یہودی چادرِ خود را فروخت

نوری و ہم آتشی فرماں برش — گم رضائش در رضائے شوہرش

آں ادب پروردۂ صبر و رضا — آسیا گرداں و لب قرآں سرا

گریہ ہائے او ز بالیں بے نیاز — گوہر افشاندے بدامانِ نماز

اشک او برچید جبرئیلؑ از زمیں — ہمچو شبنم ریخت بر عرشِ بریں

رشتۂ آئینِ حق زنجیرِ پاست — پاسِ فرمانِ جنابِ مصطفےٰؐ است

ورنہ گرد تربتش گردیدمے — سجدہ ہا بر خاکِ او پاشیدمے

فطرت تو جذبہ ہا دارد بلند

چشمِ ہوش از اسوۂ زہراؑ بلند

از سید الشعراء نواب شہید یار جنگ بہادر شہیدؔ

فاطمہؑ کی مدح کرنے کو نبوتؐ چاہیے

روح عصمت چاہیے نطقِ امامت چاہیے

تم کہاں اور مدحِ زہراؑ کی کہاں سوچو شہیدؔ

کام بن جائے گا یہ اُن سے محبت چاہیے

تعارف

علامۃ العصر فرید الدہر استاذ الاساتذہ نادرۃ الزمن مولانا السید ابن حسن صاحب قبلہ دام ظلہ العالی

پرنسپل مدرسۃ الواعظین لکھنؤ

اَلحَمدُ لِاَھلِہٖ وَالصَّلوٰۃُ عَلیٰ اَھلِھَا

حضرت مخدومۂ کونین سیدہ نساء العالمین جگر گوشۂ رحمۃ للعالمین کی حیاتِ طیبہ سیرت و کردارِ رسالت کا واعلیٰ نمونہ ہے جو پیغمبری اعمال کا حاصل کتاب اللہ کا خلاصہ اصول آئین و احکام شریعت حقہ کا مقصود اصلی ہے۔ قابلِ مبارک باد ہے سیرتِ زہراؑ کمیٹی جو اس معدنِ عصمت و مرکزِ طہارت کی عملی زندگی کو پیش کر کے اقوامِ عالم کے لیے عموماً اور ملتِ اسلامیہ کے لیے خصوصاً سامانِ حیات مہیا کر رہی ہے اور گویا اس طرح اسلامی تعلیمات اور تبلیغی کوششوں کو عام کرنے میں حصہ لے رہی ہے۔ چنانچہ اسی سلسلے کی ایک کڑی معصومۂ عالم کے اس اصولی خطبہ کی اشاعت ہے۔ جس کے ہر لفظ میں حقائق و معارف و بصائر کے وہ جلوے نظر آتے ہیں جو کمالاتِ نورِ محمدیہ و اوصافِ الٰہیہ کے آئینہ دار ہیں ان میں حقیقتوں کے وہ جواہر ضیا پاش ہیں جن کی روشنی میں حق و صداقت کے ابھرے ہوئے نقوش رہتی دنیا تک اعلان حقیقتِ آلِ محمد کرتے رہیں گے۔

احقر السید ابن حسن النونہروی کان اللہ لہ

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۷۷ھ

۹ نومبر ۱۹۵۷ء

نذرِ عقیدت

شیخ الفلاسفہ شمس المستشرقین علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ

مریمؑ از یک نسبت عیسیٰؑ عزیز — از سہ نسبت حضرتِ زہراؑ عزیز

نورِ چشمِ رحمۃٌ للعالمین (نسبتِ اوّل) — آں امامِ اولیں و آخریں

آں کہ جاں در پیکرِ گیتی دمید — روزگارِ تازہ آئیں آفرید

بانوے آں تاجدارِ ھل اتیٰ (نسبتِ دوم) — مرتضیٰ مشکل کشا شیرِ خدا

پادشاہ و کلبۂ ایوانِ او — یک حسام و یک زرہ سامانِ او

مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق (نسبتِ سوم) — مادرِ آں قافلہ سالارِ عشق

آں یکے شمعِ شبستانِ حرم — حافظِ جمعیتِ خیر الامم

تا نشیند آتشِ پیکار و کیں — پشت پا زد بر سرِ تاج و نگیں

واں دگر مولائے ابرارِ جہاں — قوتِ بازوے احرارِ جہاں

در نوائے زندگی سوز از حسینؑ — اہلِ حق حریت آموز از حسینؑ

سیرتِ فرزندہا از اُمّہات (عظمتِ ذاتِ جنابِ سیدہؑ) — جوہرِ صدق و صفا از اُمّہات

مزرعِ تسلیم را حاصل بتولؑ — مادراں را اُسوۂ کامل بتولؑ

پیش لفظ

حیدرآباد میں بارہ سال سے "یوم زہراؑ" کے شاندار پیمانے پر انعقاد کا سلسلہ جاری ہے۔ اور اس طرح مخدومۂ کونین کی بارگاہِ عالی میں خراجِ عقیدت پیش کیا جارہا ہے۔ اب اِس کو وسیع پیمانے پر منانے اور تاریخی شکل دینے کے لیے ایک نمائندہ کمیٹی "سیرۃ الزہراؑ" کے نام سے تشکیل دی گئی ہے۔ جس کے اغراض و مقاصد میں یہ بھی ہے کہ مخدومۂ کونین حضرت فاطمۃ الزہراؑ۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؑ۔ حضرت زینبؑ کبریٰ۔ حضرت اُمِ کلثومؑ حضرت سکینہؑ بنت الحسینؑ نیز اس خانوادۂ عصمت و طہارت کے باجبروت و بے مثل مخدرات کی سوانح اور اُن کی بیش بہا تعلیمات سے دُنیا کو روشناس کرایا جائے اور یہ حقیقت عالم آشکار کی جائے کہ دُنیا کو اِن کی سیرت اور تعلیمات سے قرار واقعی روحانی و اخلاقی فیض پہنچا۔ نیز یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ اسلام کے چراغ کو روشن اور اس کی ضیاء کو برقرار رکھنے میں اِن مخدراتِ عصمت و طہارت کا بیش بہا حصہ رہا ہے۔

اس کمیٹی کی پہلی قابلِ فخر پیش کش وہ معرکۃ الآرا خطبۂ عالیہ ہے جو سنہ ۱۱ ہجری کے انقلابی دَور میں جناب سیدۂ عالم مخدومۂ کونین نے انشا فرمایا تھا۔ یقیناً ارکانِ کمیٹی کا یہ دینی فریضہ تھا کہ اس کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کریں تاکہ دُنیا کو مخدومۂ کونین کے زرین اور بصیرت افروز خیالات سے واقف ہونے کا موقع ملے اور یہ واضح ہو کہ خانوادۂ نبوت کی مخدرات اپنی آپ مثال اور دین و دُنیا کی دولت سے مالا مال ہونے کے قطع نظر علم و عمل اور سیرت و کردار میں یکہ و تنہا تھیں۔ اس فانی دُنیا پر اس خانوادہ عصمت کی

نظر اتنی وسیع، غائر اور غیر محدود تھی کہ اُن کے ارشاداتِ بلیغ میں کائنات کے نقشے اور جوشِ ایمانی کے لافانی جلوے مضمر ہیں جو خانوادۂ نبوت کا ہمیشہ سے طغرائے امتیاز سمجھا گیا ہے

مخدومۂ کونین ع نے یہ جواہر پارے جو بصورت خطبہ انشا فرمائے تھے۔ اُس کی اشاعت کا اہتمام خطیب عصر مولانا سید محمد عسکری جعفری کی تحریک پر کیا جا رہا ہے۔ مولانا کا تعاون اس کمیٹی کو حاصل ہے اور اُن ہی کی رہنمائی میں مستقبل میں بھی یہ مذہبی اور علمی خدمات انجام دینا چاہتی ہے۔

انتہائی عجلت میں چونکہ اس کی اشاعت کا اہتمام کیا گیا اس لیے ممکن ہے کہ پیشِ نظر مجموعے کی ترتیب و تہذیب میں کچھ نقائص رہ گئے ہوں اگر ایسی کوئی کمی محسوس کی جائے تو طبع ثانی کے موقعہ پر ازالہ ممکن ہے۔

جناب سیدۂ عالم۔ مخدومۂ کونین ع کے خطبہ کا تذکرہ رجال کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مرقوم ہے۔ متقدمین اور متاخرین کی بے شمار مستند تالیفات میں اُن کے حوالے ملتے ہیں جن میں انتہائی صحت کے ساتھ اِن متبرک خطبات کو نقل کیا گیا ہے۔ عربی۔ فارسی زبان کے سوا غیر زبانوں کے ماخذات کی فہرست بھی کافی طولانی ہے اور اُردو میں بھی ان کے تعلق سے بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ اُردو کی معتبر اور مستند کتابوں میں حسبِ ذیل کتب قابلِ ذکر ہیں

(۱ - ۱۲) سیرۃ فاطمۃ الزہرا علیہا السّلام۔

(مولفہ) جناب آغا محمد سلطان مرزا صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

(۲) اقوالِ اہلِ بیت نبی مختار (مقدمہ کتاب)

مولوی سید محمد حسین جعفری مرحوم و مغفور بی۔ اے (آکسن)

سابق ناظمِ تعلیمات ریاستِ حیدر آباد دکن

(۳) نفسِ رسولؐ (سوانح عمری مولائے متقیان ع)

جناب مولانا سید علی حیدر صاحب ایڈیٹر رسالہ اصلاح (جلد چہارم)

(۴) الزہراؑ۔

جناب مولانا سید اولاد حیدر صاحب قبلہ فوقؔ بلگرامی مرحوم۔

علامہ ابنِ ابی الحدید معتزلی جو عربی کے جید عالم اور بے مثل ادیب تھے انہوں نے شرح نہج البلاغہ میں خطبہ سے متعلق لکھا ہے کہ یہ عربی کے بہترین خطبات سے ہیں جن میں انوارِ نبوتؐ شامل اور اقتدارِ رسالت نا خل ہے۔

یہ خطبہ جن محرکات کے تحت انشا فرمایا گیا اُن کی تفصیلات ماخذات ذیل میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(۱) صحیح بخاری پارہ (۳) صفحہ (۳۷)۔

(۲) صحیح مسلم جلد (۲) صفحہ ۲۷ باب قول النبیؐ لورث

(۳) مسند احمد ابن حنبلؒ جلد اول صفحہ (۶)

(۴) علامہ سبط ابن جوزیؒ کی کتاب خواص الائمہ

(۵) علامہ ابن ابی الحدیدؒ کی شرح نہج البلاغہ

(۶) ابوالفضل احمد ابنِ طاہرؒ کی کتاب بلاغات النساء

(۷) امام فخرالدین رازیؒ کی تفسیر کبیر جلد (۳)

صفحہ ۱۵۷ : ۲۳۰ و تفسیر نیشاپوری جلد (۴) صفحہ ۱۹۷

(۸) شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی کتاب اشعۃ اللمعات فی شرح مشکوٰۃ باب الفاضل (۳) جلد (۳) صفحہ ۲۴۹

(۹) علامہ ابنِ حجر مکی کی صواعقِ محرقہ صفحہ (۱۹)

(۱۰) کتاب ریاض النضرہ باسناد امام اوزاعیؒ۔

(۱۱) کتاب سہام مستہ الامارہ

اس خطبے کے بارے میں تواتر و تسلسل کے ساتھ قدیم علماء محققین اور محدثین کی روایات مستند کتابوں میں مذکور ہیں اس کے بعد ان کی عدم صحت کا احتمال باقی نہیں رہتا۔ یہ حقیقت بھی قابلِ اعتنا ہے کہ مستند روایات کا تسلسل اس کی اہمیت و عظمت کو نشاندہی کرتا ہے جو تسبیح کے مربوط دانوں کی طرح ہم تک پہنچا ہے۔ قدیم دور میں تاریخ نویسی کا طریقہ یہ تھا کہ کتابوں میں معتبر افراد سے روایات منسوب کی جاتی تھیں اور اسی پر واقعہ کی صحت اور عدم صحت کا دارومدار ہوتا تھا۔ جناب سیدہ عالمؑ کے اس خطبۂ عالیہ کے سلسلے میں جو روایاتِ صحیحہ مروی ہیں اُن میں سے چند یہ ہیں جنھیں اس لیے درج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ مودت

از:۔ لسان الملت علامہ اقبال زیدی

بعد الحمد و الصلوٰۃ ۔ عرض ہے کہ مطلع دیوانِ نبوت، شریک کارِ رسالت، دیباچہ کتابِ عصمت و طہارت، نقطۂ مرکزی پنجتن یعنی کنیزِ خاص ربّ العالمین و دختر رحمت اللعالمین کا پیش نظر جلیل القدر خطبہ جو اپنے دامن اختصار میں وسعتِ کائنات لیے ہوئے ہے اور اپنی طرز کا پہلا اور آخری خطبہ ہے، اس پر مختلف ادوار میں صاحبانِ بصیرت نے نظریں ڈالیں اور اپنے اپنے نقطۂ خیال کے تحت اس سے استفادہ بھی کیا لیکن لسان اللہ کی ہمسر و نظیر کے اس بصیرت افروز کلام سے صحیح استفادہ اسی وقت ہوگا جبکہ امتیاز حق و باطل کے ساتھ شرائع و احکامِ اسلام کی علتوں پر نظر ڈالتے ہوئے اپنی اپنی قوتِ عمل کو حیّ علیٰ خیر العمل کہتے ہوئے تیز تر کردیا جائے۔

اسی مستحسن مقصد کے پیش نظر ارکان سیرت زہراؑ کمیٹی نے ترجمے کے ساتھ اس دفتر موعظت کو پیش کیا ہے۔ یقیناً ان کی سعی قابل صد آفریں و مبارک باد ہے۔

میں درخواست کرتا ہوں کہ صدیقۂ طاہرہؑ کے غم کو بھی اسی طرح منایا جانا چاہیے جس طرح کہ فرزند زہراؑ کا غم منایا جاتا ہے۔

بعد رسالت مآبؐ سیدہ عالمؑ کی مختصر حیاتِ طیبہ صبر و برداشت کا ناقابلِ فراموش مرقع ہے۔ سعی حصول عرفان حقائق و خدمت اسلام حقیقی سے دست کشی ہوگی اگر آغازِ ستم کی پُر درد کہانی کو اس طرح گوش گزار عالم نہ کریں جو اس کے شایانِ شان ہے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى

خادمِ قوم اقبال زیدی

معارفِ حق

فخرالمحققین قدوۃ السالکین حضرت علامہ سید صابر حسینی صاحب قبلہ چشتی نظامی سجادہ نشین حضرت شاہ خاموش صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز

نحمد اللہ و نصلی علی حبیبہ و آلہ الطاہرین

ادارۂ مرکزی سیرۃ الزہرا سلام اللہ علیہا نے اس فقیر کی علالت کی حالت میں جناب حضرت سیدۃ النساء العالمین کی ذاتِ اقدس سے متعلق کچھ تحریر کرنے کی خواہش کی ہے۔ بے بضاعت فقیر کی کیا مجال ہو سکتی ہے اور فہم کی کیا طاقت ہو سکتی ہے کہ ایسی ستودہ صفات ہستی سے متعلق کچھ تحریر کر سکے جس کے متعلق سردارِ دو عالم کی بیسیوں صحیح احادیث صحاح ستہ میں موجود ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلعم فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّی یُؤْذِیْنِی مَنْ یُؤْذِیْہَا وَمَنْ اٰذَانِی فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ یعنی فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو اذیت پہنچائی اس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے خدا کو اذیت پہنچائی۔

حضرت رسولِ مقبول صلعم نے حضرتؑ سے ارشاد فرمایا کہ "اَنْتِ سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ الْعَالَمِیْن" حضرتؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر مریم بنت عمران! حضور اکرمؐ نے فرمایا وہ اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں تم سارے عالم کی عورتوں کی سردار ہو۔ حضورِ اکرمؐ کے پاس ملنے کے لیے جب حضرتؑ تشریف لاتیں تو حضورِ اکرمؐ استقبال فرما کر دست بوسی فرماتے اور اپنی جگہ بٹھا کر خود ہٹ کر بیٹھ جاتے۔ حضرت جامی نے کافیہ کی شرح ملا جامی میں حضرتؑ معظمہ سلام اللہ علیہا کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف کرتے ہوئے حضرتؑ کا یہ شعر تحریر فرمایا ہے:-

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّہَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

باپ کی بُو باس اس کلی میں ہے ❊ جز میں وہی ہے کہ جو کچھ کل میں ہے فقط

سید محمد شاہ صابر حسینی
۵ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ م ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اظہارِ حق

اوّل موجودات۔ علتہ غائی کائنات۔ صاحب ما ینطق عن الھویٰ مبلغ من کنتُ مولاہ فھذا علیٌّ مولاہ۔ قائلِ انی تارکٌ فیکم الثقلین یعنی نبیؐ کونینؐ نے جب اس دارِ فانی سے رحلت کی۔ یک مرتبہ زمانے نے اس طرح کروٹ بدلی کہ نصِ قرآنی نظر انداز اور عوام کی باتیں قابلِ احترام قرار پایا شمع حیاتِ دین جھلملانے لگی۔ چمنِ اسلام پر خزاں آنے لگی۔ حق تلفیوں کی گھٹا چھانے لگی۔ یعنی یہ کہ سب سے پہلے اجماع کے سہارے خلافت اپنائی گئی اور یہ جدّت جب بطورِ سنّت پیوندِ مذہب ہو چکی تو نگہ صیاد کچھ اور بدلی اور یہ طے پا گیا کہ ظاہری ذریعۂ معیشت کو بھی ضبط کر لیا جائے تاکہ ان حاملانِ قوتِ رّبانی کے افلاس کو دیکھ کر عوام ان سے کنارہ کش رہیں۔

چنانچہ جب اس کی خبر سیّدہ عالمؑ کو ملی۔ آپ نے اپنا دوپٹہ اوڑھا اور سرتا بقدم اپنے کو چادر سے چھپا کر کنیزوں اور قوم کی عورتوں کے جھرمٹ میں مسجد کا رُخ کیا رفتار و گفتارِ محمدؐ کی وارث۔ مسجد میں اس وقت پہنچیں جبکہ حاکمِ وقت اپنے چاہنے والے انصار و مہاجرین کے حلقے میں تھے مخدومۂ عالم کے سامنے ایک چادر کھینچ دی گئی آپ نے ایک آہ سرد کھینچی اور غم و الم کراہنے سے ظاہر ہوا قریب تھا کہ اس پر شدتِ گریہ سے لوگ اپنی جان کھو دیں۔ جب یہ اضطراب و ہیجان تھما اور اُمنڈتے ہوئے دل ٹھہرے تب آپ نے اپنے خطبہ کا آغاز فرمایا۔

غم زدہ اور ستم رسیدہ فاطمہؑ۔ درس گاہِ قدرت کی تعلیم یافتہ فاطمہؑ۔ قرآن کی ناطق تفسیر۔ حبیبِ خدا کی صوری و معنوی تصویر۔ علی مرتضیٰؑ کی ہمسر و نظیر نبضِ دُنیا کی رفتار سے خوب واقف تھیں وہ جانتی تھیں کہ حصولِ فدک اب ممکن نہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ کا دعویٰ۔ اظہارِ حق اور اتمامِ حجت اور ہدایت کے لیے تھا۔ ورنہ آپ کی منزلت اور علو ہمت ملک و ملکوت سے کہیں بالاتر تھی۔ آپ کی نظر میں فدک تو کیا۔ کائنات پر پشہ سے زیادہ وقیع نہ تھی لیکن اپنا حق مانگ کر حق کی تشہیر اور باطل کی تکذیب کرنا اور اپنے حق کو حریت اور دلیری سے طلب کرکے نوعِ انسانی کو ایک عملی درس دینا مقصود تھا" اور چونکہ مفادِ اسلامی کے پیشِ نظر متعدد معرکوں کو سر کی ہوئی ذوالفقار مشیت اللہ نے سپردِ نیام کر دی تھی۔ اور دست و بازو میں وہی فتح خیبر و خندق کی طاقت رکھتے ہوئے یداللہ نے سکوت اختیار کر لیا تھا اس لیے بھی ضرورت تھی کہ اب سیفِ لسان سے پیکرِ ظلم و استبداد کے سرِ مغرور کو قلم کر دیا جائے اور قیامت تک کے لیے روحِ ایمان اور حقائقِ اسلام کو اتنا مستحکم اور سربلند کر دیا جائے کہ باطل باطل رہے اور حق خود نظر آجائے۔ فقط

فاعتبروا یا اولی الابصار۔
والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ
خادم الشریعۃ الطاہرہ

العبد العاصی سید ریاض الدین حیدر جعفری عفی عنہ
امام جماعت عبادت خانہ۔ و صدر مدرسہ جعفریہ
دارالشفاء حیدرآباد دکن

خُطبۂ مخدومۂ عالمؑ

بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ
وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰی مَآ اَلْهَمَ، وَالثَّنَاءُ
بِمَا قَدَّمَ مِنْ عُمُوْمِ نِعَمٍ
اِبْتَدَعَهَا، وَسُبُوْغِ اٰلَاءٍ
اَسْدَاهَا، وَتَمَامِ نِعَمٍ وَالَاهَا،
جَمَّ عَنِ الْاِحْصَآءِ عَدَدُهَا۔
وَنَاٰی عَنِ الْجَزَاءِ اَمَدُهَا، وَ
تَفَاوَتَ عَنِ الْاِدْرَاكِ اَبَدُهَا
وَنَدَبَهُمْ لِاسْتِزَادَتِهَا بِالشُّكْرِ
لِاِتِّصَالِهَا وَاسْتَحْمَدَ اِلَی الْخَلَائِقِ
بِاِجْزَالِهَا وَثَنّٰی بِالنَّدْبِ اِلٰی
اَمْثَالِهَا وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ
كَلِمَةٌ جَعَلَ الْاِخْلَاصَ
تَاوِیْلَهَا وَ ضَمَّنَ الْقُلُوْبَ
مَوْصُوْلَهَا، وَاَنَارَ فِی الْفِكْرِ

حقیقی حمد مخصوص ہے اللہ کے لیے کہ اس نے
نعمتیں عطا فرمائیں اور اس کے لیے شکر ہے کہ اُس نے
نفس کو نیک و بد کی تمیز بخشی اور ہر ثنا اس کی اس لیے کہ
اس نے ہر طرح کی نعمتوں کے ساتھ ہم پر ابتدا اور پہل کی
اور عطاء کاملہ کی وجہ سے جو اس نے بذل فرمائیں اور
بندوں کو اپنی کامل نعمتوں سے بہرہ اندوز فرمایا اور پورا
پورا انعام لگاتار وارد فرمایا۔ اتنی نعمتیں کہ جن کا شمار ناممکن
ہے۔ اور ایسی نعمتیں جن کی انتہا معاوضہ سے دور ہے اور
جن کی ہمیشگی کا ادراک انسان کے بس سے باہر ہے خدا نے
اپنے بندوں کو شکر کر کے نعمتیں زیادہ کرانے کی طرف رغبت دلائی
تاکہ نعمتیں مسلسل رہیں اور عطایا کو زیادہ کرنے کے لیے
مخلوقات سے طالبِ حمد ہوا اور پھر انھیں دنیوی نعمتوں
کی طرح آخرت کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی جانب مائل
فرمایا۔ میں گواہی دیتی ہوں کہ بجز خدائے یکتا و لاشریک کے کوئی
اور معبود نہیں اور یہ وہ کلمۂ توحید ہے کہ اخلاص کو جس کی
تاویل قرار دیا (یعنی جو شخص خالص خدا کے لیے بغیر ریا کے

مَعْقُولَهَا الْمُمْتَنِعُ مِنَ الْاَبْصَارِ رُؤْيَتُهٗ، وَمِنَ الْاَلْسُنِ صِفَتُهٗ وَمِنَ الْاَوْهَامِ كَيْفِيَّتُهٗ اِبْتَدَعَ الْاَشْيَآءَ لَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ قَبْلَهَا وَاَنْشَاهَا بِلَا احْتِذَاءِ اَمْثِلَةٍ اِمْتَثَلَهَا، كَوَّنَهَا بِقُدْرَتِهٖ وَذَرَأَهَا بِمَشِيَّتِهٖ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ مِنْهُ اِلٰى تَكْوِيْنِهَا وَلَا فَائِدَةٍ لَهٗ فِيْ تَصْوِيْرِهَا، اِلَّا تَثْبِيْتًا لِحِكْمَتِهٖ وَتَنْبِيْهًا عَلٰى طَاعَتِهٖ وَاِظْهَارًا لِقُدْرَتِهٖ وَتَعَبُّدًا لِبَرِيَّتِهٖ، وَاِعْزَازًا لِدَعْوَتِهٖ ثُمَّ جَعَلَ الثَّوَابَ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَوَضَعَ الْعِقَابَ عَلٰى مَعْصِيَّتِهٖ، زِيَادَةً لِعِبَادِهٖ عَنْ نِقْمَتِهٖ وَحِيَاشَةً لَهُمْ اِلٰى جَنَّتِهٖ، وَاَشْهَدُ اَنَّ اَبِيْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِخْتَارَهٗ وَانْتَجَبَهٗ قَبْلَ اَنْ اَرْسَلَهٗ،

فاسد غرضوں کے اعمال بجا لائے درحقیقت وہی کلمہ توحید کا قائل اور معتقد ہے) اور کلمہ کے مطلب کو عقلوں کے لیے لازم قرار دیا کہ اس تک پہنچیں اور اس کلمے کے حاصل معنی کو دلیل و برہان کے ذریعے قوتِ فکریہ کے لیے واضح اور روشن کر دیا۔ ایسا خدا جس کی رویت ان ظاہری آنکھوں سے محال ہے۔ نہ تو زبانیں اس کا وصف بیان کر سکتی ہیں اور نہ وہم اس کی کیفیت پا سکتا ہے۔ اس نے اشیاء کو بغیر کسی ایسی شے کے پیدا کیا جو اس کے قبل رہی ہو اور عالم کو وجود میں لایا بغیر کسی ایسی مثال کے جسے پیدا کرتے وقت پیشِ نظر رکھا ہو یہ سب کچھ اپنی قدرت سے پیدا کیا اور اپنے خالص ارادے سے خلق کیا حالانکہ اس کو ان چیزوں کے پیدا کرنے کی حاجت نہ تھی اور نہ ان چیزوں کو صورتِ وجود عطا کرنے میں اس کا کوئی فائدہ تھا۔ صرف اس لیے پیدا کیا کہ عقل والوں کو اس کی حکمت کا ثبوت ملے۔ اور اس کی اطاعت اور ادائیگی شکر کی طرف متوجہ ہوں۔ خدا کی قدرت کا اظہار ہو اور بندے اس کی بندگی کا اقرار کریں اور پیغمبروں کو اس کی طرف بلانے میں غلبہ حاصل ہو پھر اس نے اپنی اطاعت پر ثواب مقرر کیا اور معصیت پر سزا قرار دی تاکہ اپنے بندوں کو اپنے عذاب سے بچائے اور گھیر کر جنت کی طرف لے جائے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ میرے پدر بزرگوار محمدؐ اس کے بندے

وَسَمَّاهُ قَبْلَ اَنِ اجْتَبَلَهُ
وَاصْطَفَاهُ قَبْلَ اَنِ ابْتَعَثَهُ،
اِذِ الْخَلَائِقُ بِالْغَيْبِ مَكْنُوْنَةٌ
وَبِسَتْرِ الْاَهَاوِيْلِ مَصُوْنَةٌ
وَبِنِهَايَةِ الْعَدَمِ مَقْرُوْنَةٌ
عِلْمًا مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَآئِلِ
الْاُمُوْرِ، وَ اِحَاطَةً بِحَوَادِثِ
الدُّهُوْرِ، وَمَعْرِفَةً بِمَوَاقِعِ
الْمَقْدُوْرِ، اِبْتَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اِتْمَامًا لِاَمْرِهٖ وَعَزِيْمَةً
عَلٰى اِمْضَاءِ حُكْمِهٖ وَاِنْفَاذًا
لِمَقَادِيْرِ حَتْمِهٖ، فَرَاَى
الْاُمَمَ فِرَقًا فِيْ اَدْيَانِهَا
عُكَّفًا عَلٰى نِيْرَانِهَا عَابِدَةً
لِاَوْثَانِهَا، مُنْكِرَةً لِلّٰهِ
مَعَ عِرْفَانِهَا، فَاَنَارَ اللّٰهُ
تَعَالٰى بِاَبِيْ مُحَمَّدٍ (ص)
ظُلَمَهَا، وَكَشَفَ عَنِ الْقُلُوْبِ
بُهَمَهَا، وَجَلٰى عَنِ الْاَبْصَارِ
غُمَمَهَا، وَقَامَ فِي النَّاسِ
بِالْهِدَايَةِ وَ اَنْقَذَهُمْ

اور رسول ہیں جنھیں اُس نے رسول بنا کر بھیجنے سے پہلے
ہی برگزیدہ و منتخب بنا لیا۔ اور انھیں مبعوث کرنے سے
پہلے ہی انبیاء کو ان کے نام سے آگاہ کر دیا تھا اور انھیں
درجۂ رسالت پر فائز کرنے سے پہلے ہی اصطفا کی منزل
پر فائز کر دیا تھا یہ اس وقت کی باتیں ہیں جب کہ ساری
مخلوق غیب کے حجاب میں پوشیدہ اور عدم کے ہولناک
پردوں میں محفوظ تھی اور انتہائے عدم کی ہم آغوش تھی
یہ سب اللہ نے اس لیے کیا کہ وہ انجام امور سے باخبر تھا
اور زمانے کے حوادث کو اس کا علم محیط کئے ہوئے تھا۔
اور مقدورات کے موقع اس کے علم میں تھے آنحضرتؐ
کو خداوند تعالیٰ نے اپنے امر ہدایت کو تمام کرنے، اپنے
حکم کو جاری کرنے کی مضبوطی اور حتمی و طے شدہ مقدرات
کو نافذ کرنے کے لیے مبعوث فرمایا۔ پس آنحضرتؐ نے عبرت گاہ
دُنیا میں آکر جماعتوں کو مختلف ادیان میں متفرق۔ اور اپنی اپنی
آگ کا پوجنے والا۔ اور اپنے اپنے بتوں کی پرستش کرنے والا
دیکھا۔ اور فطری صلاحیتِ عرفان کے باوصف اللہ کا منکر
پایا۔ پس خداوند کریم نے اپنے فضل عمیم سے ان کی بے دینی
کی تاریکیوں کو نورِ محمدؐ سے دُور کیا اور ان کے قلوب سے مشکلات
امور کی گتھیاں سلجھا دیں اور ان کی نگاہوں سے کفر و ضلالت
کے پردے اُٹھا دیئے اور آنحضرتؐ نے کارِ ہدایت کی تکمیل کے
لیے لوگوں میں قیام کیا اور انھیں گمراہی سے نجات دے دی اور

مِنَ الْغَوَايَةِ وَبَصَّرَهُمْ مِنَ الْعَمَايَةِ وَهَدَاهُمْ إِلَى الدِّيْنِ الْقَوِيْمِ وَدَعَاهُمْ إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ، ثُمَّ قَبَضَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ قَبْضَ رَاْفَةٍ وَاخْتِيَارٍ، وَرَغْبَةٍ وَإِيْثَارٍ فَمُحَمَّدٌ (ص) عَنْ تَعَبِ هٰذِهِ الدَّارِ فِيْ رَاحَةٍ قَدْ حُفَّ بِالْمَلَائِكَةِ الْاَبْرَارِ وَرِضْوَانِ الرَّبِّ الْغَفَّارِ وَمُجَاوَرَةِ الْمَلِكِ الْجَبَّارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى وَحْيِهٖ وَصَفِيِّهٖ وَخِيَرَتِهٖ مِنَ الْخَلْقِ وَرَضِيِّهٖ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

(ثُمَّ الْتَفَتَتْ إِلٰى أَهْلِ الْمَجْلِسِ وَقَالَتْ) أَنْتُمْ

عِبَادَ اللّٰهِ نُصُبُ أَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ وَحَمَلَةُ دِيْنِهٖ وَوَحْيِهٖ وَأُمَنَاءُ اللّٰهِ

نابینائی سے نکال کر بصیر کر دیا اور دین قیم کی جانب ان کی رہبری کی اور صراطِ مستقیم کی طرف ان کو دعوت دی۔ بعد ازاں خلاقِ عالم نے شدتِ رحمت اور اپنی رضا اور میل و خواہش کے ساتھ جنابِ ختمی مرتبتؐ کی روح کو قبض فرمایا۔ چنانچہ وہ جناب اس دارِ دنیا کی زحمتوں سے نکل کر راحت و آرام میں ہیں۔ اور ملائکہ ابرار اور رضوان رب غفار اور قرب ملک جبار میں گھرے ہوئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ درود نازل کرے میرے پدر بزرگوار پر جو اس کے پیغمبر اور اس کی وحی پر اس کے امین تھے۔ اور اس کی مخلوقات میں اس کے برگزیدہ منتخب اور پسندیدہ تھے، ان پر خدا کا سلام اس کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ پھر جنابِ فاطمۂ اہل مجلس کی طرف متوجہ ہوئیں۔ اور فرمایا اے بندگانِ خدا تم سب خدا کے امر و نہی کے بجا لانے کے لیے منصوب و مقرر ہو۔ اور اس کے دین و وحی کے حامل۔ اور اپنے نفوس پر اس کے امین ہو اور دوسری امتوں کی طرف اس کے دین کے پہنچانے والے ہو، تم دوسری امتوں میں ضامن اور کفیل ہو اس عہدِ حق کے اور وصیت کے جو خدا نے تم سے کیا ہے اور اس بقیہ کے جن کو تم پر بعدِ رسول ذمہ دار قرار دیا ہے اور وہ حق

عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَ بُلَغَاءَهٗ
اِلَی الْاُمَمِ، وَ زَعِیْمُ حَقٍّ
لَهٗ فِیْکُمْ وَ عَهْدٍ قَدَّمَهٗ
اِلَیْکُمْ، وَبَقِیَّةٍ اِسْتَخْلَفَهَا
عَلَیْکُمْ کِتَابِ اللّٰهِ النَّاطِقِ
وَالْقُرْاٰنِ الصَّادِقِ،
وَالنُّوْرِ السَّاطِعِ وَالضِّیَاءِ
اللَّامِعِ بَیِّنَةٌ بَصَآئِرُهٗ
مُنْکَشِفَةٌ سَرَائِرُهٗ مُتَجَلِّیَةٌ
ظَوَاهِرُهٗ مُغْتَبِطَةٌ بِهٖ اَشْیَاعُهٗ
قَائِدٌ اِلَی الرِّضْوَانِ اِتِّبَاعُهٗ
مُؤَدٍّ اِلَی النَّجَاةِ اِسْتِمَاعُهٗ بِهٖ
تُنَالُ حُجَجُ اللّٰهِ الْمُنَوَّرَةُ وَ
عَزَائِمُهُ الْمُفَسَّرَةُ وَمَحَارِمُهُ
الْمُحَذَّرَةُ، وَ بَیِّنَاتُهُ الْجَالِیَةُ
وَبَرَاهِیْنُهُ الْکَافِیَةُ وَفَضَائِلُهُ
الْمَنْدُوْبَةُ، وَ رُخَصُهُ
الْمَوْهُوْبَةُ وَشَرَآئِعُهُ
الْمَکْتُوْبَةُ فَجَعَلَ اللّٰهُ الْاِیْمَانَ
تَطْهِیْرًا لَکُمْ مِنَ الشِّرْکِ
وَالصَّلٰوةَ تَنْزِیْهًا لَکُمْ

اور بقیہ خدا کی کتابِ ناطق اور قرآنِ صادق ہے
نورِ ساطع اور ضیاء لامع ہے، اس کی بصیرت
کے امور بیّن اور اس کے اسرار و رموز منکشف
اور آشکارا ہیں اُس کے ظواہر ہویدا اور جلی ہیں
اُس کا اتباع کرنے والے قابلِ رشک ہیں۔ اور
اس کی پیروی رضوانِ خدا تک پہنچانے والی
ہے اور اس کو توجہ سے سننا نجات تک کھینچ کر لے
جاتا ہے۔ اسی قرآن کے ذریعے خدا کی منوّر
حجتیں پائی جاتی ہیں۔ بیان کئے ہوئے
واجبات معلوم ہوتے ہیں اور ان محرمات
کی اطلاع ہوتی ہے جس سے خوف دلایا گیا ہے۔
اور اسی قرآن سے خدا کے مقرر کردہ مستحبات
معلوم ہوتے ہیں جن کی رغبت دلائی گئی ہے
اور اُن مباح باتوں کا پتہ چلتا ہے جنھیں خدا
نے بندوں کے لیے حلال کر دیا ہے اور شریعت
کی مقرر کردہ باتوں کا پتہ چلتا ہے پس خداوند
تعالیٰ نے تم لوگوں کے لیے شرک سے پاک
ہونے کا وسیلہ ایمان کو اور تکبر سے
بری ہونے کا سبب نماز کو بنا دیا ہے زکوٰۃ
کو نفس کی پاکیزگی اور رزق کی زیادتی
کا ذریعہ قرار دیا ہے اور روزوں کو اس لیے

عَنِ الْكِبْرِ وَالزَّكٰوةَ تَزْكِيَةً
لِلنَّفْسِ وَنَمَاءً فِى الرِّزْقِ،
وَالصِّيَامَ تَثْبِيتًا لِلْإِخْلَاصِ
وَالْحَجَّ تَشْيِيدًا لِلدِّيْنِ
وَالْعَدْلَ تَنْسِيقًا لِلْقُلُوبِ
وَطَاعَتَنَا نِظَامًا لِلْمِلَّةِ وَ
إِمَامَتَنَا أَمَانًا مِنَ الْفُرْقَةِ
وَالْجِهَادَ عِزًّا لِلْإِسْلَامِ وَذُلًّا
لِأَهْلِ الْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالصَّبْرَ
مَعُونَةً عَلَى اسْتِيجَابِ الْأَجْرِ
وَالْأَمْرَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيَ
عَنِ الْمُنْكَرِ مَصْلَحَةً لِلْعَامَّةِ
وَبِرَّ الْوَالِدَيْنِ وِقَايَةً مِنَ
السَّخَطِ وَصِلَةَ الْأَرْحَامِ
مَنْمَاةً فِى الْعُمْرِ وَالْقِصَاصَ
حِقْنًا لِلدِّمَاءِ وَالْوَفَاءَ بِالنَّذْرِ
تَعْرِيضًا لِلْمَغْفِرَةِ وَتَوْفِيَةَ
الْمَكَائِيلِ وَالْمَوَازِينِ تَغْيِيرًا
لِلْبَخْسِ وَالنَّهْيَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ
تَنْزِيهًا عَنِ الرِّجْسِ وَاجْتِنَابَ
الْقَذْفِ حِجَابًا عَنِ اللَّعْنَةِ وَ

واجب کیا کہ اخلاص میں استحکام ہو اور دین کی مضبوطی
کے پیشِ نظر حج کا حکم فرمایا اور عدل و انصاف کا حکم
دلوں کو ہموار کرنے کے لیے دیا اور ہماری اطاعت
کو ملتِ اسلام کی درستی کے لیے فرض کیا اور ہماری
امامت کو تفرقہ کی بلا سے بچنے کے لیے امان قرار
دیا جہاد کو اسلام کی عزت اور اہل کفر و نفاق کی
ذلت کا ذریعہ بنایا مصیبت میں صبر کی دعوت
اس لیے دی کہ اجابت دعا و حصول اجر میں تمہیں
مدد پہنچائے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کو اس لیے واجب کیا کہ سب کی بھلائی ہوتی رہے
والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو اس لیے واجب کیا
کہ غضبِ خدا سے حفاظت رہے صلۂ رحم اس
لیے مقرر کیا کہ عمریں بڑھتی رہیں قصاص اس لیے
قرار دیا کہ خوں ریزی رک جائے ایفائے نذر
اس لیے واجب کیا کہ تمہاری بخشش کے قدم راہِ
رحمت پر آگے بڑھیں۔ پیمانہ اور وزن پورا
کرنے کا حکم اس لیے واجب کیا کہ نحوست دور
ہو۔ شراب پینے کی ممانعت اس لیے کی کہ برے
اخلاق سے بندے پاک رہیں زنا کا بے جا الزام
لگانا اس لیے حرام کیا کہ لعنت کے سامنے ایک
حجاب اور مانع پیدا ہو جائے چوری کرنے کو

تَرْكَ السَّرِقَةِ اِيْجَابًا لِلْعِفَّةِ
وَحَرَّمَ اللّٰهُ الشِّرْكَ اِخْلَاصًا
لَهٗ بِالرُّبُوْبِيَّةِ (فَاتَّقُوا اللّٰهَ
حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
فِيْمَا اَمَرَكُمْ بِهٖ وَنَهَاكُمْ عَنْهُ
(فَاِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمَاءُ) ثُمَّ قَالَتْ عَلَيْهَا
السَّلَامُ اَيُّهَا النَّاسُ اِعْلَمُوْا اَنِّيْ
فَاطِمَةُ وَاَبِيْ مُحَمَّدٌ (ص) اَقُوْلُ
عَوْدًا وَبَدْءًا وَلَا اَقُوْلُ مَا اَقُوْلُ
غَلَطًا، وَلَا اَفْعَلُ مَا اَفْعَلُ
شَطَطًا (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ
اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا
عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ) فَاِنْ تَعْزُوْهُ
وَتَعْرِفُوْهُ تَجِدُوْهُ اَبِيْ دُوْنَ
نِسَائِكُمْ وَاَخَا ابْنِ عَمِّيْ دُوْنَ
رِجَالِكُمْ وَلَنِعْمَ الْمَعْزِيُّ اِلَيْهِ
فَبَلَّغَ الرِّسَالَةَ، صَادِعًا بِالنِّذَارَةِ
مَائِلًا عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِيْنَ

اس لیے ممنوع قرار دیا کہ دوسروں کے مال میں
بے اجازت تصرف کرنے سے لوگ اپنے تئیں
پاک رکھیں۔ خدا نے شرک کو اس وجہ سے حرام
کیا کہ اس کی ربوبیت کا اقرار خالص رہے۔
لہذا خدا سے اس طرح ڈرو جو ڈرنے کا حق ہے
اور یہ کوشش کرو کہ جب مرو تو مسلمان ہی مرو
اور واجبات میں خدا کی اطاعت کرو اور جن امور
سے منع کیا ہے اُن سے باز رہو۔ بے شک خدا سے
ڈرنے والے اس کے بندوں میں علماء ہی ہیں۔ پھر
حضرت فاطمہؑ نے فرمایا اے لوگو جان لو کہ میں
فاطمہؑ ہوں۔ میرے والد محمد مصطفیٰؐ ہیں از سر نو
تمہیں سمجھاتی ہوں اور کہتی ہوں۔ اور میں جو
کہتی ہوں وہ غلط نہیں کہتی۔ اور اپنے فعل میں
حد سے تجاوز نہیں کرتی یقیناً تمہارے پاس
خدا کا وہی رسول آیا ہے جو تم ہی لوگوں میں سے
ہے (جس کی شفقت کا یہ عالم ہے کہ) اس پر
شاق ہے کہ تم تکلیف اٹھاؤ۔ اور اسے تمہاری
بہبودی کا ہوکا ہے۔ ایمانداروں پر حد درجہ
شفیق اور مہربان ہے) پس اگر تم ان کی نسبت
اور قرابت پر خیال کرو تو تم ان کو میرا باپ
پاؤ گے نہ کہ اپنی عورتوں کا۔ اور میرے ابن عم

صَادِعًا بِالنِّذَارَةِ مَائِلًا عَنْ مَدْرَجَةِ الْمُشْرِكِينَ ضَارِبًا ثَبَجَهُمْ آخِذًا بِأَكْظَامِهِمْ
دَاعِيًا إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ يَكْسِرُ الْأَصْنَامَ
وَيَنْكُتُ الْهَامَ حَتَّى انْهَزَمَ الْجَمْعُ
وَوَلَّوُا الدُّبُرَ حَتَّى تَفَرَّى اللَّيْلُ
عَنْ صُبْحِهِ وَأَسْفَرَ الْحَقُّ عَنْ
مَحْضِهِ وَنَطَقَ زَعِيمُ الدِّينِ وَ
خَرِسَتْ شَقَاشِقُ الشَّيَاطِينِ
وَطَاحَ وَشِيظُ النِّفَاقِ وَانْحَلَّتْ
عُقَدُ الْكُفْرِ وَالشِّقَاقِ وَفُهْتُمْ
بِكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ فِي نَفَرٍ مِنَ
الْبِيضِ الْخِمَاصِ وَكُنْتُمْ عَلَى
شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ مُذْقَةَ
الشَّارِبِ وَنُهْزَةَ الطَّامِعِ وَقُبْسَةَ الْعَجْلَانِ
وَمَوْطِئَ الْأَقْدَامِ تَشْرَبُونَ الطَّرْقَ
وَتَقْتَاتُونَ الْقِدَّ أَذِلَّةً خَاسِئِينَ
تَخَافُونَ أَنْ يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ مِنْ
حَوْلِكُمْ فَأَنْقَذَكُمُ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى بِأَبِي مُحَمَّدٍ (ص) بَعْدَ اللَّتَيَّا
وَالَّتِي وَبَعْدَ أَنْ مُنِيَ بِبُهَمِ الرِّجَالِ
وَذُؤْبَانِ الْعَرَبِ وَمَرَدَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ

(علی ابن ابی طالبؑ) کا بھائی پاؤ گے۔ نہ اپنے مردوں
میں سے کسی کا۔ اور وہ بہترین شخص ہے جس کی نسبت
آنحضرتؐ سے ہو۔ پس آنحضرتؐ نے خدا کا پیغام
اس طرح پہنچا دیا کہ خدا سے ڈرانے میں پوری وضاحت
سے کام لیا۔ اور مشرکین کے درجات (ظاہری)
کی طرف توجہ نہ کی اور ان کے اعاظم اور روسا کو
تہ تیغ کر دیا۔ اور ان کے ناطقے بند کر دیے اور
وہ اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف حکمت اور
موعظۂ حسنہ کے ساتھ دعوت دے رہے تھے بتوں
کو توڑ رہے تھے اور اہل شرک کے سرداروں کو
نگوں کر رہے تھے یہاں تک کہ گروہ مشرکین کو شکست
ہوئی۔ اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے
بالآخر کفر و جہالت کی رات ختم ہوئی اور ہدایت
کی صبح صادق نے جلوہ دکھایا اور حق اپنی خالص
شکل میں نمودار ہوا۔ دین کا ڈنکا بجنے لگا اور
شیطانوں کے ناطقے گم ہو گئے۔ نفاق پرور کمینے
ہلاک ہو گئے۔ کفر اور بے دینی کی گرہیں کھل کر
رہ گئیں اور تم نے چند روشن نسب اور گرسنہ
(روزہ دار لوگ) یعنی اہلبیت رسولؐ کے طفیل
میں زبان پر کلمۂ اخلاص جاری کیا۔ درانحالیکہ
تم غار جہنم کے کنارے پر تھے اور ایسے بے مقدار تھے

(كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاهَا اللّٰهُ) اَوْ نَجَمَ قَرْنُ الشَّيَاطِيْنِ اَوْ فَغَرَتْ فَاغِرَةٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَذَفَ اَخَاهُ فِیْ لَهَوَاتِهَا فَلَا يَنْكَفِئُ حَتّٰى يَطَاءَ صِمَاخَهَا بِاَخْمَصِهٖ وَيُخْمِدَ لَهَبَهَا بِسَيْفِهٖ مَكْدُوْدًا فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ مُجْتَهِدًا فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ قَرِيْبًا مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سَيِّدًا فِیْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ مُشَمِّرًا نَاصِحًا مُجِدًّا كَادِحًا وَاَنْتُمْ بِلَهْنِيَةٍ مِّنَ الْعَيْشِ وَادِعُوْنَ فَاكِهُوْنَ اٰمِنُوْنَ تَتَرَبَّصُوْنَ بِنَا الدَّوَائِرَ وَتَتَوَكَّفُوْنَ الْاَخْبَارَ وَتَنْكُصُوْنَ عِنْدَ النِّزَالِ وَتَفِرُّوْنَ مِنَ الْقِتَالِ فَلَمَّا اخْتَارَ اللّٰهُ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَارَ اَنْبِيَائِهٖ وَمَاْوٰى اَصْفِيَائِهٖ ظَهَرَتْ فِيْكُمْ حَسِيْكَةُ النِّفَاقِ وَسَمِلَ جِلْبَابُ الدِّيْنِ وَنَطَقَ كَاظِمُ الْغَاوِيْنَ وَنَبَغَ

جیسے سر پینے والے کا ایک گھونٹ اور طمع کرنے والے کا ایک چلّو اور عجلت کرنے والے کی ایک چنگاری۔ اور ایسے ذلیل تھے جیسے پیر تلے کی خاک تم لوگ وہی تو ہو جو ایسا بدبو دار پانی پیا کرتے تھے کہ جس میں اونٹ کی مینگنیاں اور پیشاب مخلوط ہوتا تھا۔ اور بے دباغت کی ہوئی کھال چباتے تھے۔ ذلیل تھے اور دھتکارے ہوئے تھے اور ڈر رہے تھے کہ وہ لوگ جو تمہارے اردگرد ہیں تم کو ہلاک نہ کر ڈالیں ایسے وقت پر خداوند عالم نے تم لوگوں کو میرے پدر بزرگوار محمد مصطفےٰ ؐ کے ذریعہ سے ان فکروں سے نجات دی ان چھوٹی بڑی بلاؤں کے بعد اور بعد اس کے کہ بہادروں کے ساتھ ان کی آزمائش کی گئی۔ عرب کے ڈاکوؤں اور اہل کتاب کے سرکشوں سے آں حضرت کو سابقہ پڑا تھا۔ جب بھی ان لوگوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی خدا نے اسے خاموش کر دیا۔ یا جب کبھی گروہ شیطان نے سر اٹھایا اور مشرکین میں سے کسی منہ پھیلانے والے نے منہ کھولا تو آن حضرت ؐ نے اپنے بھائی علیؑ ہی کو اس بلا کے منہ میں بھیجا۔ پھر اس علیؑ کی شان یہ تھی کہ وہ اس وقت تک نہ پلٹا جب تک۔ اس نے ان کے کانوں کو اپنے تلوں سے روند

خَامِلُ الاَقَلِّینَ وَهَدَرَ
فَنِیقُ الْمُبْطِلِینَ فَخَطَرَ فِی
عَرَصَاتِکُمْ وَاَطْلَعَ الشَّیْطَانُ
رَاْسَهٗ مِنْ مَغْرِزِهٖ هَاتِفاً
بِکُمْ، فَاَلْفَاکُمْ لِدَعْوَتِهٖ
مُسْتَجِیبِینَ وَلِلْغِرَّةِ فِیهِ
مُلَاحِظِینَ ثُمَّ اسْتَنْهَضَکُمْ
فَوَجَدَکُمْ خِفَافاً وَاَحْمَشَکُمْ
فَاَلْفَاکُمْ غِضَاباً فَوَسَمْتُمْ غَیْرَ
اِبِلِکُمْ وَاَوْرَدْتُمْ غَیْرَ
شِرْبِکُمْ هٰذَا وَالْعَهْدُ
قَرِیبٌ وَالْکَلْمُ رَحِیبٌ وَالْجُرْحُ
لَمَّا یَنْدَمِلْ وَالرَّسُولُ لَمَّا
یُقْبَرْ اِبْتِدَاراً زَعَمْتُمْ خَوْفَ
الْفِتْنَةِ (اَلَا فِی الْفِتْنَةِ
سَقَطُوا وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیطَةٌ
بِالْکٰفِرِینَ) فَهَیْهَاتَ مِنْکُمْ
وَکَیْفَ بِکُمْ وَاَنّٰی تُؤْفَکُونَ
وَهٰذَا کِتَابُ اللّٰهِ بَیْنَ اَظْهُرِکُمْ
اُمُورُهٗ ظَاهِرَةٌ وَاَحْکَامُهٗ
زَاهِرَةٌ وَاَعْلَامُهٗ بَاهِرَةٌ

نہ لیا اور دمِ تیغ سے فتنے کی آگ نہ بجھا دی۔ وہ خدا
کے بارے میں مشقت برداشت کرنے والا اور امر
خدا میں پوری کوشش کرنے والا اور رسولؐ خدا سے
قریب تھا۔ اولیاء خدا کا سردار، ہدایت پر کمربستہ
بندگانِ خدا کا ناصح، مفید باتیں پیش کرنے والا۔
اور کوشش اور سعی بلیغ کرنے والا تھا۔
اور تم لوگ زندگی کی خوشگوار حالت میں پڑے ہوئے
تھے۔ اطمینان اور خوش طبعی کی حالت میں بے خوف
زندگی بسر کر رہے تھے ہم پر کوہِ مصیبت کے ٹوٹ پڑنے
کے منتظر تھے اور ہماری بابت متوحش خبریں سننے
کے مشتاق رہتے تھے، تم لوگ جنگ کے موقعوں پر
پسپا ہو جاتے اور میدانِ جنگ سے بھاگ جاتے تھے
پس جب خداوند عالم نے اپنے پیغمبرؐ کے لیے گزشتہ انبیاءؑ
کے گھر اور اپنے اصفیاء کے مسکن کو پسند فرمایا (یعنی آنحضرتؐ
کو دنیا سے اٹھا لیا) پس تم لوگوں میں نفاق آمیز دشمنی
ظاہر ہوئی۔ دین کی چادر بوسیدہ ہو گئی، گمراہوں
کی زبان کھل گئی اور گمنام اور ذلیل لوگ اُبھر گئے
اور باطل پرستی کا اونٹ بلبلانے لگا۔ اس نے تم لوگوں
کے صحن میں اپنی دُم ہلانی شروع کر دی۔ شیطان نے
اپنے گوشے سے سر نکالا، اس نے تمہیں بلانے کے
لیے آواز دی اور اپنی آواز پر تم کو لبیک کہتا ہوا

وَزَوَاجِرُهُ لَائِحَةٌ وَاَوَامِرُهُ وَاضِحَةٌ قَدْ خَلَّفْتُمُوْهُ وَرَاءَ ظُهُوْرِكُمْ اَرَغْبَةً عَنْهُ تُرِيْدُوْنَ اَمْ بِغَيْرِهٖ تَحْكُمُوْنَ (بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلًا ط وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ) ثُمَّ لَنْ تَلْبَثُوْا اِلَّا رَيْثَمَا تَسْكُنُ نَفْرَتُهَا وَتَسْلَسُ قِيَادُهَا ثُمَّ اَخَذْتُمْ تُوْرُوْنَ وَقْدَتَهَا وَتُهَيِّجُوْنَ جَمْرَتَهَا وَتَسْتَجِيْبُوْنَ بِهُتَافِ الشَّيْطَانِ الْغَوِيِّ وَاِطْفَاءِ اَنْوَارِ الدِّيْنِ الْجَلِيِّ وَاِهْمَادِ سُنَنِ النَّبِيِّ الصَّفِيِّ تُسِرُّوْنَ حَسْوًا فِي ارْتِغَاءٍ وَتَمْشُوْنَ لِاَهْلِهٖ وَوُلْدِهٖ فِي الْخَمَرِ وَالضَّرَّاءِ وَنَصْبِرُ مِنْكُمْ عَلٰى مِثْلِ حَزِّ الْمُدٰى وَوَخْزِ السِّنَانِ فِي الْحَشٰى وَاَنْتُمُ الْاٰنَ تَزْعُمُوْنَ اَنْ لَا اِرْثَ لِيْ (اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ تَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ

پایا۔ اپنے فریب کی طرف تم کو نگراں دیکھ لیا۔ پھر اس نے تم کو اپنی فرمانبرداری کے لیے اٹھنے کا حکم دیا۔ تو تمہیں فوراً تیار ہونے والا پایا اور تمہیں بھڑکایا تو اپنی مدد میں تمہیں غضبناک اور تیز پایا پس تم نے اپنے اونٹ کے بدلے دوسرے کے اونٹ پر اپنی ملکیت کا نشان کر دیا (یعنی خلافت کو اپنا لیا) اور اپنا گھاٹ چھوڑ کر دوسرے کے گھاٹ پر وارد ہو گئے یعنی جو دوسرے کا حق تھا اسے زبردستی اپنا حق بنا لیا درانحالیکہ تم سے رسولؐ نے جو عہد و پیمان لیا وہ قریب کی بات ہے اور ان کی جدائی کا زخم ابھی ہرا ہی تھا جراحت مندمل نہ ہوئی تھی اور رسولِ خدا دفن تک نہ ہوئے تھے کہ شیطانی کاموں کی طرف تم نے سبقت کی۔ یہ گمان کر کے کہ فتنے کا خوف پیدا ہو گیا تھا۔ حالانکہ یہ گمان غلط تھا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم خود فتنے میں گرفتار ہو گئے ہو۔ اور بے شک کافروں کے لیے جہنم محیط ہے۔ تم سے سخت تعجب ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم کہاں حق سے منہ موڑے ہوئے چلے جا رہے ہو۔ یہ خدا کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے۔ اس کے امور ظاہر اور اس کے احکام روشن ہیں اور اس کی نشانیاں واضح ہیں اس کی تنبیہیں صاف و علانیہ

حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ) اَفَلَا
تَعْلَمُونَ بَلٰى قَدْ تَجَلّٰى لَكُمْ كَالشَّمْسِ
الضَّاحِيَةِ اَنِّي اِبْنَتُهُ اَيُّهَا
الْمُسْلِمُونَ اُغْلَبُ عَلٰى
اِرْثِيْ يَا ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ
اَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اَنْ تَرِثَ
اَبَاكَ وَلَا اَرِثَ اَبِيْ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا فَرِيًّا
اَفَعَلٰى عَمْدٍ تَرَكْتُمْ
كِتَابَ اللّٰهِ وَنَبَذْتُمُوْهُ
وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ اِذْ يَقُوْلُ
(وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ)
وَقَالَ فِيْمَا اقْتَصَّ مِنْ خَبَرِ
يَحْيَى ابْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
اِذْ يَقُوْلُ (رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ
لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ
مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ) وَقَالَ (وَ
اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى
بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ) وَقَالَ
(يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ)

اور اس کے اوامر آشکار ہیں۔ ایسی کتاب کو تم نے
پس پشت ڈال رکھا ہے۔ کیا اس سے نفرت کر کے
پیٹھ پھیرتے ہو۔ یا غیر قرآن کے ساتھ احکام جاری
کرنے پر تیار ہو گئے ہو (یاد رکھو ظالموں کیلیے
ان کے ظلم کا بہت برا بدلہ ہے اور خدا نے فرمایا
ہے) جو شخص کہ اسلام کے سوا کسی اور طریقے پر
چلے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور
وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا
پھر تم نے اتنی بھی تاخیر نہ کی کہ فتنہ کی نفرت ذرا
کم ہو جاتی اور اس پر قابو پانا ذرا آسان ہو جاتا
بلکہ تم نے پھر آگ کو اور زیادہ بھڑکانا شروع
کر دیا۔ اور اس کی چنگاریاں تیز کرنے لگے شیطان
گمراہ کی آواز پر لبیک کہتے دین روشن کے نور بجھانے
اور پیغمبر برگزیدہ کی سنتوں کو محو کرنے پر تیار ہو گئے
(بظاہر تم نے اسلام اختیار کر رکھا ہے اور در اصل
باطن میں نفاق ہے) اہلبیتؑ اور اولاد پیغمبر کے
خلاف گنجان درختوں اور جھاڑیوں میں چھپ کے
چال چلنے لگے اور ہم لوگ تمہارے افعال پر یوں ہی
صبر کرنے لگے جیسے کوئی چھری کی کاٹ اور نیزے
کے سینے میں پیوست ہونے پر صبر کرتا ہے اور
اب تم یہ گمان کرنے لگے ہو کہ مجھ کو اپنے پدر بزرگوار

وَقَالَ (اِنْ تَرَكَ خَيْرًا اِلْوَصِيَّةُ
لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ) وَزَعَمْتُمْ
اَنْ لَاحُظْوَةَ لِيْ وَلَا اِرْثَ مِنْ
اَبِيْ وَلَا رَحِمَ بَيْنَنَا اَخَصَّكُمُ
اللّٰهُ بِاٰيَةٍ اَخْرَجَ مِنْهَا اَبِيْ (ص)
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ
لَا يَتَوَارَثَانِ اَوَلَسْتُ اَنَا وَاَبِيْ
مِنْ اَهْلِ مِلَّةٍ وَاحِدَةٍ اَمْ
اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِخُصُوْصِ الْقُرْاٰنِ
وَعُمُوْمِهٖ مِنْ اَبِيْ وَابْنِ عَمِّيْ
فَدُوْنَكَهَا مَخْطُوْمَةً مَرْحُوْلَةً
تَلْقَاكَ يَوْمَ حَشْرِكَ فَنِعْمَ
الْحَكَمُ اللّٰهُ وَالزَّعِيْمُ مُحَمَّدٌ
وَالْمَوْعِدُ الْقِيَامَةُ وَعِنْدَ
السَّاعَةِ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ
وَلَا يَنْفَعُكُمْ اِذْ تَنْدَمُوْنَ
(لِكُلِّ نَبَاٍ مُسْتَقَرٌّ وَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَاْتِيْهِ عَذَابٌ
يُخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ
مُقِيْمٌ) ثُمَّ رَنَتْ بِطَرْفِهَا

کے ترکہ میں کوئی حق وراثت نہیں ہے کیا تم جاہلیت
کے احکام پسند کرتے ہو۔ خدا سے بہتر حکم کرنے والا
کون ہو سکتا ہے ان کے لیے جو صاحبانِ یقین ہیں
کیا تم نہیں جانتے؟ نہیں بیشک تم جانتے ہو اور تمہارے
لیے یہ امر آفتاب نصف النہار کی طرح واضح ہے کہ میں پیغمبرؐ
کی بیٹی ہوں۔ کیوں مسلمانو۔ کیا تم اس پر راضی ہو کہ
میری میراث مجھ سے چھین لی جاوے اور اے
ابو قحافہ کے بیٹے کیا یہ کتاب اللہ میں ہے کہ تو اپنے باپ
کی میراث تو پائے اور میں اپنے باپ کی میراث نہ پاؤں
بیشک تو نے یہ عجیب جھوٹ گڑھ لیا ہے کیا تم لوگوں
نے دیدہ و دانستہ کتاب خدا کو چھوڑ رکھا ہے اور
اس کو پس پشت ڈال دیا ہے حالانکہ اس میں ذکر ہے
کہ جناب سلیمانؑ اپنے باپ داؤدؑ کے وارث ہوئے
اور جناب یحییٰؑ کے قصے میں حضرت زکریاؑ کی یہ
دعا مذکور ہے کہ خداوندا مجھے اپنے پاس سے ایسا
وارث عطا فرما جو میری میراث پائے اور آل یعقوبؑ
کا ورثہ بھی لے پھر اسی کتاب میں ہے کہ خدا کی کتاب میں
بعض قریبی رشتہ دار بہتر ہیں بعضوں سے اور
فرمایا ہے کہ تمہارا رب تمہاری اولاد کے بارے
میں تم کو وصیت کرتا ہے کہ میراث کی تقسیم میں ایک
مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو پھر ارشاد

نَحْوَ الْاَنْصَارِ (فَقَالَتْ) يَا مَعْشَرَ الْفِتْيَةِ وَ اَعْضَادَ الْمِلَّةِ وَحِصْنَةَ الْاِسْلَامِ مَا هٰذِهِ الْغَمِيْزَةُ فِيْ حَقِّيْ وَالسِّنَةُ عَنْ ظُلَامَتِيْ، اَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَبِيْ يَقُوْلُ (اَلْمَرْءُ يُحْفَظُ فِيْ وَلَدِهٖ) سَرْعَانَ مَا اَحْدَثْتُمْ وَ عَجْلَانَ ذَا اِهَالَةً وَلَكُمْ طَاقَةٌ بِمَا اُحَاوِلُ وَ قُوَّةٌ عَلٰى مَا اَطْلُبُ وَ اُزَاوِلُ اَتَقُوْلُوْنَ مَاتَ مُحَمَّدٌ فَخَطْبٌ جَلِيْلٌ اِسْتَوْسَعَ وَهْنُهٗ وَاسْتَنْهَرَ فَتْقُهٗ وَانْفَتَقَ رَتْقُهٗ، وَ اُظْلِمَتِ الْاَرْضُ لِغَيْبَتِهٖ وَاكْتَابَتْ خِيَرَةُ اللّٰهِ لِمُصِيْبَتِهٖ وَكُسِفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَانْتَثَرَتِ النُّجُوْمُ لِمُصِيْبَتِهٖ وَ اُكْدَتِ الْاٰمَالُ وَخَشَعَتِ الْجِبَالُ وَ

ہے کہ پرہیزگاروں کو سزاوار ہے اگر مرتے وقت مال چھوڑے تو وہ والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لیے (اچھی) وصیت کر جائے۔ خدا تو یہ فرماتا ہے اور تم نے گمان کر رکھا ہے کہ میرا کوئی حق ہی نہیں ہے۔ میں اپنے باپ کی وارث ہی نہیں ہو سکتی۔ اور ہم لوگوں کے درمیان کوئی رحمی قرابت ہی نہیں ہے۔ کیا خداوند عالم نے معاملہ میراث میں تم کو کسی آیت کے ساتھ مخصوص کیا ہے جس سے میرے پدر بزرگوار کو مستثنیٰ کر دیا ہے یا تم یہ کہتے ہو کہ دو ملت والے آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے؟ تو کیا میں اور میرے والد بزرگوار ایک ملت پر نہیں ہیں۔ کیا تم میرے پدر بزرگوار اور میرے ابن عم (علیؑ) کی نسبت خصوص و عموم قرآنی کو زیادہ سمجھتے ہو۔ اچھا آج فدک کو اس طرح قبضے میں کر لو جس طرح مہار و پالان بستہ ناقہ قبضے میں کیا جاتا ہے (اس کے نتائج سے) تو قیامت کے دن اے ابوبکر ملاقی ہوگا۔ اور خداوند تعالیٰ بہت اچھا حکم کرنے والا ہوگا۔ اور اس حق کے طالب محمدؐ ہوں گے اور وعدہ گاہ قیامت ہوگی اور قیامت کے دن باطل پرست گھاٹے میں رہیں گے اور اس وقت کی ندامت تم لوگوں کو فائدہ نہ پہنچائے گی۔ ہر امر کے لیے ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ ذلیل کرنے والا عذاب کس پر نازل ہوگا اور عذاب دائمی کس کے لیے ہوگا۔ پھر جناب فاطمہؑ انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور یہ فرمایا۔ اے گروہ جوانان اور اے ملت کے

أُضِيعَ الحَرِيمُ وَ اُذِيلَتِ الحُرمَةُ عِندَ مَمَاتِهِ فَتِلكَ وَاللهِ النَّازِلَةُ الكُبرىٰ وَالمُصِيبَةُ العُظمیٰ الَّتِي لَامِثلُهَا نَازِلَةٌ وَلَا بَائِقَةٌ عَاجِلَةٌ اَعلَنَ بِهَا كِتَابُ اللهِ جَلَّ ثَنَاءُهُ فِي اَفنِيَتِكُم وَفِي مُمسَاكُم وَمُصبَحِكُم هِتَافاً وَصُرَاخاً وَتِلَاوَةً وَاِلحَاناً وَلَقَبلَهُ مَاحَلَّت بِاَنبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ حُكمٌ فَصلٌ وَقَضَاءٌ حَتمٌ (وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ قَد خَلَت مِن قَبلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِن مَاتَ اَو قُتِلَ انقَلَبتُم عَلیٰ اَعقَابِكُم وَمَن يَّنقَلِب عَلیٰ عَقِبَيهِ فَلَن يَّضُرَّ اللهَ شَيئاً وَسَيَجزِی اللهُ الشَّاكِرِينَ) اَيهَا بَنِي قَيلَةَ أَ أُهضَمُ تُرَاثَ اَبِي وَاَنتُم بِمَرئً مِنِّي وَمَسمَعٍ وَمُنتَدیٰ وَمَجمَعٍ تَلبِسُكُمُ الدَّعوَةُ

دست و بازو، اے اسلام کی حفاظت کرنے والو، میرے حق میں یہ کیسی چشم پوشی ہے۔ اور جو مظالم ہم پر ہو رہے ہیں ان کی نسبت یہ کیسی غفلت ہے کیا میرے پدر بزرگوار اور اللہ کے رسول یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہر شخص کی حرمت کا خیال و لحاظ اس کی اولاد و اعقاب کے ساتھ رکھنا ضروری ہے۔ لیکن کتنا جلد تم نے دین میں بدعت پیدا کر دی اور خواہشاتِ نفس کی کس قدر تعمیل کی۔ درآنحالیکہ ہم جن مظالم کا تحمل کر رہے ہیں ان کے دفع کرنے کی قوت تم میں موجود ہے اور جس چیز کے حاصل کرنے کی میں خواہش کر رہی ہوں اسے دلانے کی تم میں طاقت موجود ہے۔ کیا تم صرف اتنا ہی کہتے (اور سمجھتے) ہو کہ محمدؐ نے انتقال کیا (گویا تمہارے خیال میں یہ عظیم سانحہ ہی نہیں ہوا) حالانکہ یہ بہت بڑی مصیبت ہے جس کا رخنہ وسیع ہے۔ جس کا شگاف بہت زیادہ ہے اور اس کا اتصال افتراق سے بدل چکا ہے زمین ان کی وفات سے تاریک ہو چکی ہے خدا کے برگزیدہ بندے ان کی مصیبت میں محزون و مغموم رہتے ہیں شمس و قمر بے نور اور ستارے پریشان ہیں۔ ان بزرگوار کی ذات سے جو آرزوئیں وابستہ تھیں وہ ختم ہو چکیں اس مصیبت میں پہاڑوں کے دل بھی آب آب ہو رہے ہیں حرمتِ رسول ضائع کر دی گئی۔ اور حریم رسول کی عظمت لوگوں کے دلوں سے اٹھ گئی۔ بخدا یہ وہ عظیم مصیبت ہے کہ اس کے مثل کوئی اور بلا نہیں اور نہ اس سے زیادہ سریع الاثر کوئی بلا و مصیبت ہو گی اور اس بلا کی خبر خدائے برتر

تَشْمَلُكُمُ الْخَبْرَةُ وَاَنْتُمْ
ذَوُو الْعَدَدِ وَالْعُدَّةِ
وَالْاَدَاتِ وَالْقُوَّةِ وَعِنْدَكُمُ
السِّلَاحُ وَالْجُنَّةُ تُوَافِيكُمُ
الدَّعْوَةُ فَلَا تُجِيبُونَ وَ
تَاتِيكُمُ الصَّرْخَةُ فَلَا
تُغِيثُونَ وَاَنْتُمْ مَوْصُوفُونَ
بِالْكِفَاحِ مَعْرُوفُونَ بِالْخَيْرِ
وَالصَّلَاحِ وَالنُّخْبَةُ الَّتِي
اُنْتُخِبَتْ وَالْخِيَرَةُ الَّتِي
اُخْتِيرَتْ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ
قَاتَلْتُمُ الْعَرَبَ وَتَحَمَّلْتُمُ
الْكَدَّ وَالتَّعَبَ وَنَاطَحْتُمُ الْاُمَمَ
وَكَافَحْتُمُ الْبُهَمَ فَلَا نَبْرَحُ
وَتَبْرَحُونَ نَامُرُكُمْ فَتَاتَمِرُونَ
حَتّٰى اِذَا دَارَتْ بِنَا رَحَى
الْاِسْلَامِ وَدَرَّ حَلَبُ الْاَيَّامِ
وَخَضَعَتْ نَعْرَةُ الشِّرْكِ
وَسَكَنَتْ فَوْرَةُ الْاِفْكِ وَ
خَمَدَتْ نِيرَانُ الْكُفْرِ وَ
هَدَاَتْ دَعْوَةُ الْهَرْجِ

کی کتاب میں ذکر کردی گئی کہ جس کو تم صبح و شام اپنے گھروں
میں نہایت خوش الحانی اور بلند آواز کے ساتھ پڑھتے ہو۔ اس
میں ظاہر کردیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ سے پہلے خدا کے پیغمبروں اور
رسولوں پر جو مصیبتیں نازل ہوئیں وہ امر واقعی اور قضائے حتمی
تھیں چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ محمدؐ فقط خدا کے رسول ہیں ان کے
پیشتر بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں (اب) اگر محمدؐ مر جائیں یا قتل
ہو جائیں تو کیا تم لوگ پچھلے پیروں اپنے سابقہ جاہلیت کے
مذہب پر پلٹ جاؤ گے۔ اور جو شخص بھی اپنے پچھلے پیروں پہ
پلٹے گا وہ ہرگز خداوند عالم کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا اور خداوند
عالم عنقریب شکر کرنے والوں کو جزا دے گا) اے بنی قیلہ (قبیلہ اوس و خزرج)
(اے انصارِ محمدؐ) (افسوس) میرے باپ کی میراث غصب کی جا رہی
ہے اور تم دیکھتے بیٹھے ہو اور میری باتیں سن رہے ہو اور تم مجلس میں
موجود ہو میری اس تقریر نے تمھیں گھیر لیا ہے (یعنی تم خود بخود
مبہوت سے ہو گئے ہو) اور تم سب کے سب تو میرے قضیے
سے واقف ہو تم کثیر تعداد میں صاحبان استعداد اور صاحبان
آلات و قوت ہو۔ تمھارے پاس سلاح و سپر موجود ہے۔ تم تک
میری پکار پہنچ رہی ہے۔ مگر تم لبیک نہیں کہتے تمھارے
پاس فریاد کی آواز آ رہی ہے لیکن تم فریاد رسی نہیں کرتے۔
درآنحالیکہ تم دشمنوں سے مقابلہ کرنے کی طاقت و استعداد رکھتے
ہو اور خیر و صلاح کے ساتھ مشہور معروف ہو اور تم وہ منتخب افراد ہو اور
ایسے عمدہ ہو کہ تمھیں ہم اہلبیت کے لیے اختیار کر لیا گیا تھا تم نے اہل عرب سے جنگ کی

وَاسْتَوْسَقَ نِظَامُ الدِّيْنِ
فَاَنّٰى حُرْتُمْ بَعْدَ الْبَيَانِ وَ
اَسْرَرْتُمْ بَعْدَ الْاِعْلَانِ
وَنَكَصْتُمْ بَعْدَ الْاِقْدَامِ
وَاَشْرَكْتُمْ بَعْدَ الْاِيْمَانِ
اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَكَثُوْا
اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ
الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَؤُكُمْ
اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ
اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ
مُؤْمِنِيْنَ) اَلَا قَدْ اَرٰى اَنْ
قَدْ اَخْلَدْتُمْ اِلَى الْخَفْضِ
وَاَبْعَدْتُمْ مَنْ هُوَ اَحَقُّ
بِالْبَسْطِ وَالْقَبْضِ وَخَلَوْتُمْ
بِالدَّعَةِ وَنَجَوْتُمْ مِنَ الضِّيْقِ
بِالسَّعَةِ فَمَجَجْتُمْ مَا وَعَيْتُمْ
وَدَسَعْتُمُ الَّذِىْ تَسَوَّغْتُمْ
(فَاِنْ تَكْفُرُوْا اَنْتُمْ وَمَنْ
فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا فَاِنَّ اللّٰهَ
لَغَنِيٌّ حَمِيْدٌ) اَلَا وَقَدْ قُلْتُ
مَا قُلْتُ عَلٰى مَعْرِفَةٍ مِّنِّيْ

اور رنج و مشقت برداشت کی۔ دوسری امتوں سے جنگ کی اور
بہادروں کا مقابلہ کیا۔ پس ہمیشہ ہم حکم کرتے رہے اور تم ہمارا
حکم مانتے رہے یہاں تک کہ جب ہمارے ذریعے سے آسیائے
(چکی) اسلام گردش میں آئی۔ زمانہ کا نفع بڑھنا شروع ہوا
شرک کی آواز دب گئی اور جھوٹ کا فوارہ بند ہو گیا۔ کفر کی
آگ بجھ گئی اور فتنہ و فساد کی آواز بند ہو گئی دین کا انتظام
درست ہو گیا تو اب تم حق کے واضح ہونے کے بعد کہاں حیرت
میں پڑ گئے (اور اس سے منہ موڑ کے جاتے ہو) اور اعلان حق
کے بعد اس کی آواز کو چھپا رہے ہو آگے بڑھ کے پھر پیچھے
ہٹ رہے ہو اور ایمان لانے کے بعد مشرک ہو جاتے ہو
کیا تم ان سے مقاتلہ نہیں کرتے؟ جنھوں نے اپنے عہد کو توڑا۔ اور
رسول کے نکال دینے میں اہتمام کیا اور یہ وہی تو ہیں جو پہلی دفعہ تم سے
لڑ چکے ہیں کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ درانحالیکہ خدا زیادہ
حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ بشرطیکہ تم مومن ہو۔ آگاہ ہو۔
میں دیکھ رہی ہوں کہ تم تن آسانی و راحت میں مبتلا ہو گئے ہو
اور وہ شخص کہ جو امر دین و خلافت کے بست و کشود اور اس کے
حل و عقد کا زیادہ جاننے والا ہے اس کو تم نے علیحدہ کر دیا ہے
اور تم آغوش عیش و عشرت سے ہمکنار ہو گئے ہو اور زندگی کی
تنگی سے نکل کر تونگری میں آ گئے ہو اور تم دین و ایمان سے ہٹ کر
ایک نئی حالت میں ہو گئے ہو (مختصر یہ کہ) جس لباس دین کو تم نے
پہنا تھا اسے چاک کر دیا اور جس جرعہ اسلام کو شیریں سمجھ کر پیا تھا

بِالْخِذْلَةِ الَّتِي خَامَرَتْكُمْ وَالْغَدْرَةِ الَّتِي اسْتَشْعَرَتْهَا قُلُوبُكُمْ وَلٰكِنَّهَا فَيْضَةُ النَّفْسِ وَبَثَّةُ الصَّدْرِ وَنَفْثَةُ الْغَيْظِ وَتَقْدِمَةُ الْحُجَّةِ فَدُونَكُمُوهَا فَاحْتَقِبُوهَا دَبِرَةَ الظَّهْرِ نَقِبَةَ الْخُفِّ بَاقِيَةَ الْعَارِ مَوْسُومَةً بِغَضَبِ اللّٰهِ وَشَنَارِ الْأَبَدِ مَوْصُولَةً بِنَارِ اللّٰهِ الْمُوقَدَةِ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ فَبِعَيْنِ اللّٰهِ مَا تَفْعَلُونَ (وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ) وَأَنَا ابْنَةُ نَذِيرٍ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۔ (فَاعْمَلُوا إِنَّا عَامِلُونَ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ)

اسے تم نے اگل دیا (یاد رکھو) پس اگر تم لوگ اور تمام اس زمین والے کافر ہو جائیں تو خدا کو کوئی پروا نہیں ہے آگاہ ہو جاؤ جو کچھ کہ میں نے کہا ہے وہ اس شکست نصرت کو جانتے ہوئے کہا ہے جو تمہارے مزاج میں داخل ہو گئی ہے اور اس غداری کو محسوس کرتے ہوئے کہا ہے جس کو تمہارے دلوں نے چھپا رکھا ہے یعنی میں جانتی تھی کہ تم میری فریاد پر لبیک نہ کہو گے لیکن یہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ غم زدہ دل کی طغیانی، قلبی تکلیف کا اظہار تھا اور غیض و غضب کا ہیجان و سیلاب تھا - اور اتمام حجت مقصود تھا (آئندہ تمہیں اختیار ہے) لو اب یہ ناقہ (حکومت) تمہارے سامنے ہے اس پر پالان باندھو۔ مگر یاد رہے کہ اس کی پشت مجروح ہے اور پاؤں زخمی ہیں۔ اس کا عیب باقی رہنے والا ہے جس پر غضب خدا کی علامت اور دائمی رسوائی کا نشان ہے یہ خدا کی اس روشن کی ہوئی آگ میں جھونک دینے والا ہے جو بھڑکنے لگی تو دلوں تک چڑھ جائے گی پس جو کچھ کہ تم کرتے ہو یا کرو گے وہ خدا کی نظر کے سامنے ہے اور جن لوگوں نے مجھ پر یہ ظلم و ستم ڈھایا وہ عنقریب جان لیں گے کہ ان کی بازگشت کتنی بری جگہ ہوگی اور میں اس پیغمبر کی بیٹی ہوں جو تم کو تمہارے سامنے آنے والے عذاب شدید سے ڈراتا تھا پس تم اپنا کام کرو اور ہم اپنا عمل کرتے ہیں تم بھی اس دن کا انتظار کرو اور ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔

جنابِ فاطمہ علیہا السلام کا یہ کلام سُن کر حاکمِ وقت نے یہ جواب دیا۔

اے رسولِ خدا کی بیٹی۔ یقیناً آپ کے پدرِ بزرگوار مومنین پر مہربان، شفیق، رافت و

رحمت والے تھے۔ اور کافروں کے لیئے دردناک عذاب اور بڑی عقوبت تھے پس اگر ہم ان کی نسبت وقرابت کا ذکر کریں تو تمام دُنیا کی عورتوں میں ان کو صرف آپ کا باپ اور مردوں میں صرف آپ کے شوہر کا بھائی پائیں گے جن کو آں حضرتؐ نے اپنے ہر دوست پر مقدم رکھا تھا اور آپ کے شوہر نے ہر بڑے امر میں آں حضرتؐ کی مدد کی۔ تم اہل بیت کو نہ دوست رکھے گا مگر نیک بخت۔ اور نہ دشمن رکھے گا مگر شقی اور بد بخت۔ تم رسولِ خدا کی پاکیزہ عترت اور اور پسندیدہ افراد ہو۔ تم لوگ خیر کی طرف ہمارے رہبر اور جنّت کی جانب ہمارے ہادی ہو۔ اور اے بہترین نساء اور بہترین انبیاء کی دختر تم اپنے قول میں سچی اور اپنی زیادتی عقل میں سب سے آگے ہو۔ تم نہ اپنے حق سے روکی جاؤ گی اور نہ سچ بولنے سے باز رکھی جاؤ گی۔ بخدا نہ تو میں نے رسولؐ اللہ کی رائے سے تجاوز کیا اور نہ ان کے بغیر اذن کوئی کام کیا ہے۔ میں خدا کو گواہ قرار دیتا ہوں اور وہ گواہی کے لیے کافی ہے کہ میں نے رسولِ خدا کو یہ کہتے سُنا کہ ہم گروہِ انبیاء نہ تو سونے چاندی کو میراث میں چھوڑتے ہیں اور نہ مکان وجائیداد۔ ہم گروہِ انبیاء تو کتاب حکمت علم اور نبوت کو وراثت میں چھوڑ جاتے ہیں۔ اور جو کچھ ہمارا مال ہوتا ہے وہ ہمارے بعد ولی امر کا حق ہے۔ اسے اختیار ہے کہ وہ اس میں اپنا حکم جاری کرے۔ اور تم جو مانگ رہی ہو یعنی فدک اس کو ہم نے جنگی گھوڑوں اور آلاتِ حرب کے لیے مخصوص کر دیا۔ جس کے ذریعے سے مسلمان کافروں سے قتال وجہاد کریں گے اور سرکش فاجروں کا مقابلہ کریں گے۔ اور میں نے تنہا اپنی رائے سے نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کے اجماع کی مدد سے کیا ہے اور یہ میرا حال ومال آپ کا ہے اور آپ کے سامنے حاضر ہے۔ اسے میں آپ سے دریغ نہ کروں گا۔ آپ اپنے پدر بزرگوار کی اُمت کی سردار ہیں۔ اور اپنی اولاد کی شجرۂ طیبہ ہیں۔ آپ کی فضیلت کا انکار نہیں ہو سکتا اور آپ کے فرع واصل کو پست نہیں سمجھا جا سکتا۔ آپ کا حکم اُس مال میں نافذ ہے جو میری ملکیت ہے۔ پس کیا آپ سمجھتی ہیں کہ میں نے ان باتوں میں آپ کے پدر بزرگوار

کی مخالفت کی ہے؟

حضرت ابوبکر کی یہ باتیں سن کر جناب فاطمہؑ نے فرمایا:۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ مَا کَانَ اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ (ص) عَنْ کِتَابِ اللّٰہِ صَادِقًا وَلَا لِاَحْکَامِہٖ مُخَالِفًا بَلْ کَانَ یَتَّبِعُ اَثَرَہٗ، وَیَقِفُ سُوَرَہٗ اَفَتَجْمَعُوْنَ اِلَی الْغَدْرِ اِعْتِلَالًا عَلَیْہِ بِالزُّوْرِ وَھٰذَا بَعْدَ وَفَاتِہٖ شَبِیْہٌ بِمَا بُغِیَ لَہٗ مِنَ الْغَوَائِلِ فِیْ حَیَاتِہٖ ھٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ حَکَمًا عَدْلًا وَنَاطِقًا فَصْلًا یَقُوْلُ (یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ) وَیَقُوْلُ (وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ) فَبَیَّنَ عَزَّوَجَلَّ فِیْمَا وَضَعَ مِنَ الْاَقْسَاطِ، وَشَرَعَ مِنَ الْفَرَائِضِ وَالْمِیْرَاثِ وَاَبَاحَ مِنْ حَظِّ الذُّکْرَانِ وَالْاِنَاثِ مَا اَزَاحَ عِلَّۃَ الْمُبْطِلِیْنَ وَاَزَالَ التَّظَنِّیَ وَالشُّبُہَاتِ فِی الْغَابِرِیْنَ، کَلَّا بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا فَصَبْرٌ جَمِیْلٌ وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ

سبحان اللہ میرے پدر بزرگوار نہ تو کتاب خدا سے روگرداں تھے اور نہ اس کے احکام کے مخالف بلکہ اس کے حکم کے تابع اور اس کے سوروں سے واقف تھے۔ کیا تم لوگوں نے رسول اللہ پر جھوٹ باندھ کر اس کے ذریعے دغابازی پر اجماع کر لیا ہے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یہ حرکت ویسی ہی ہے جیسے آنجنابؐ کی زندگی میں ان کو ہلاک کرنے کے لیے جاری تھی۔ یہ کتاب خدا، حاکم، عادل، فیصلہ کن ناطق ہے اس کا ارشاد ہے جیسا کہ حضرت زکریاؑ نے کہا وہ لڑکا میرا بھی ورثہ لے اور آل یعقوب کا بھی ورثہ لے، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ نے جناب داؤدؑ کا ورثہ لیا۔ پس خداوند تعالیٰ نے جو مال کی تقسیم و میراث کی حد مقرر کر دی ہے۔ اور مردوں اور عورتوں کا میراث میں جو حصہ قرار دیا ہے اس میں وہ چیز بیان کر دی ہے جو باطل پرستوں کی غلط دلیل کو دور کرنے اور آئندہ نسلوں کے گمان اور شبہات کو زائل کرے۔ بیشک تمھارے نفسوں نے تمھارے سامنے ایک بُرے امر کو مستحسن اور خوشنما بنا کر پیش کر دیا ہے۔ پس میرے لیے صبر جمیل ہی مناسب ہے اور جو باتیں تم بنا رہے ہو اس پر خدا ہی سے مدد طلب کی جائے گی۔

اس پر حضرت ابوبکر اس طرح گہر افشاں ہوئے:-

خدا بھی سچا، خدا کا رسولؐ بھی سچا، اور رسولؐ کی بیٹی بھی سچی، تم حکمت کا معدن ہدایت و رحمت کا مسکن اور دین کا رکن اور اصلِ حجتِ خدا ہو۔ تمھاری درست باتوں کو حق سے دُور نہیں سمجھتا۔ اور تمھارے کلام کا انکار نہیں کرتا لیکن میرے اور تمھارے درمیان یہ مسلمان ہیں جنھوں نے مجھے حاکم بنایا ہے۔ اور میں نے جو کچھ تم سے چھین کر اس پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہ ان ہی مسلمانوں کے اتفاق سے ہوا ہے۔ اس میں نہ میں نے ہٹ دھرمی کی ہے اور نہ تنہا اپنی رائے سے کام لیا ہے۔ اور یہ لوگ اس کے گواہ ہیں۔

یہ جواب سن کر جنابِ سیدہؑ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا:-

مَعَاشِرَ النَّاسِ الْمُسْرِعَةَ إِلَى الْقِيلِ الْبَاطِلِ الْمُغْضِيَةِ عَلَى الْفِعْلِ الْقَبِيحِ الْخَاسِرِ (أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا) كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِكُمْ مَا أَسَأْتُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَأَخَذَ بِسَمْعِكُمْ وَأَبْصَارِكُمْ لَبِئْسَ مَا تَأَوَّلْتُمْ وَسَاءَ مَا بِهِ أَشَرْتُمْ وَشَرَّ مَا مِنْهُ اعْتَضْتُمْ لَتَجِدُنَّ وَاللّٰهِ مَحْمِلَهُ ثَقِيلًا وَغِبَّهُ وَبِيلًا إِذَا كُشِفَ لَكُمُ الْغِطَاءُ وَبَانَ مَا وَرَاءَ الضَّرَّاءِ وَبَدَا لَكُمْ

اے انسانوں کا وہ گروہ جو باطل کا قول اختیار کرنے پر جلدی کرنے والا ہے اور فعلِ قبیح و نقصان سے چشم پوشی کئے ہوئے ہے۔ کیا تم لوگ قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے۔ یا دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ بیشک تمھارے دلوں پر تمھارے فعلِ بد کا زنگ چڑھ گیا ہے۔ جس نے تمھارے گوش و چشم کو بالکل بیکار کر دیا ہے۔ جو تاویل تم نے کی ہے وہ بہت بری ہے۔ اور جو اشارہ تم نے کیا ہے وہ بہت لغو و بدتر ہے اور وہ بہت شرِ عظیم ہے۔ جس کو تم نے حق کے بدلے میں اختیار کیا ہے۔ قسم خدا کی تم اس کے بوجھ کو بہت بھاری اور اس کے انجام کو مصیبت ناک پاؤ گے۔ جب تمھارے سامنے سے پردے ہٹا دیئے جائیں گے۔ اور گھن دار جنگل کی ادھر کی چیزیں سامنے

مِنْ رَبِّكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَحْتَسِبُونَ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ثُمَّ عَطَفَتْ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ.

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ أَنْبَاءٌ وَهَنْبَثَةٌ
لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ تَكْثُرِ الْخُطَبُ
إِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقْدَ الْأَرْضِ وَابِلَهَا
وَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْهُمْ فَقَدْ نَكَبُوا

آجائیں گی اور تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھیں وہ سزا ملے گی جس کا تم گمان بھی نہ کرتے تھے اس وقت باطل پرست گھاٹا اٹھائیں گے۔ پھر قبر پیغمبرؐ کی طرف متوجہ ہوئیں۔ اور چند شعر انشا کیے جن میں سے دو کا ترجمہ یہ ہے:-

بابا بزرگوار آپ کے بعد نئی نئی خبریں اور مختلف قسم کی باتیں پیدا ہو گئیں۔ اگر آپ ان کے دیکھنے والے ہوتے تو یہ مصیبتیں نہ بڑھتیں۔ ہم آپ کو کھو کر قحط زدہ زمین کے مانند ہو گئے اور آپ کے نہ ہونے سے آپ کی قوم مختل اور ہم سے روگرداں ہو گئے ہیں۔

اس تقریر کا نتیجہ یہ ہوا کہ آنکھیں جھک گئیں قلوب متاثر ہو گئے اور رونے کا ایک کہرام بلند ہوا۔ تمام مجمع دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ سیاست کا تقاضا چند کے لیے اور حکومت وقت کا خوف عوام کے لیے حق کو قبول کرنے سے مانع ہوا۔ رونے کو تو سب روئے مگر حق پر اصرار کرنے کی سوائے چند کے کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ ان چند کا کیا حشر ہوا وہ تو تاریخ اسلام کا مطالعہ بتلائے گا۔ اس موضوع پر بعض نکات کی اچھی تشریح ہو گی اگر مستند کتب ہائے اسلام کے حوالہ جات مندرجہ پیش لفظ کتاب ہذا ملاحظہ فرمائے جائیں۔

ہر کس نہ شناسندۂ راز است وگرنہ
اینہا ہمہ راز است کہ معلوم عوام است
(عرفی)

(ادارہ)

سیرتِ طیبہ اور دعوتِ عمل

از محترمہ لطیف النساء بیگم صاحبہ صدر مرکزی انجمن نسواں برکاتِ عزا و خواتین سیرۃ الزہرا کمیٹی

موجوداتِ عالم کا ہر ذرہ جو انسانی علم و اختیار کے دائرے میں ہے اپنی کنہ اور حقیقت میں اسرارِ قدرت کا ایک بحرِ بیکراں معلوم ہوتا ہے اور جو کچھ ہمارے علم و ادراک، اختبار و انتاج سے باہر ہے اس کو کون جان سکتا ہے بجز اُن کے جو راسخون فی العلم ہیں اِن ذواتِ مقدسہ کی حقیقت بجز ذاتِ احدیت کے کس کو معلوم ہے جو ہیاکل بشریہ میں اسرار الٰہیہ ہیں۔

"نَحنُ اَسرارُ الٰھیۃ فِی ھَیاکلِ البشریۃ"

بظاہر آپ کی ولادت باسعادت ۲۰ جمادی الثانی تقریباً ۸ سال قبل ہجری بروزِ جمعہ اور شہادت ۱۸ سال کی عمر میں ۱۳ جمادی الاول ۱۱ھ کے انقلابی زمانے میں واقع ہوئی جس کا اندازہ اس تاریخی خطبۂ مبارکہ سے ہو سکتا ہے جو اس کتاب میں با ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ حدیث کساء کہتی ہے کہ حاملِ وحی ملک مقرب کے اس سوال پر کہ یہ ذواتِ مقدسہ جو کسائے مطہر میں ہیں در حقیقت کون ہیں تو سرادقاتِ جلال سے جواب ملا کہ یہ وہ ہیں جن کے سبب سے آسمان و زمین وجود میں آئے۔ افلاک و اجرام، ملکوتی نفوس مدبرہ اور ارواحِ قدسیہ جو کارخانۂ کون و مکان کے کارپرداز ہیں یہ سب انھیں خمسۂ نجباء کے طفیل وجود میں آئے۔ اپنی نورانی وحدت میں یہی انوارِ الٰہیہ اصلِ تکوین و تخلیق عالم ہیں اور کائنات فرع ہے۔

تو اصل وجود آمدی از نخست
دگر انچہ موجود از فرع تست

حدیثِ کسا میں جہاں خمسۂ نجباء کے ذواتِ مقدسہ کی طرف اشارہ ہے وہاں صرف سیدۂ طاہرہ کا اسمِ گرامی آتا ہے اور دوسرے ذواتِ مقدسہ آپ ہی کی نسبت سے مذکور ہیں۔

سیدۂ طاہرہ سلام اللہ علیہا کا یہ شرف اور آپ کی یہ قدر و منزلت محیّر العقول ہے احادیث و اخبار و سیر میں وارد ہے کہ جب سیدۂ کونین اپنے پدرِ بزرگوار کی خدمت میں آتیں تو سرورِ کائنات مفخرِ موجودات تعظیماً اٹھ کھڑے ہوتے۔ آپ کی پیشانی پر بوسہ دیتے۔ دست بوسی فرماتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ بیٹی کی ایسی تعظیم کسی باپ نے نہ کی ہوگی۔ سرورِ دو عالم کی یہ غیر معمولی تعظیم و تکریم ہی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قرابت اور رشتہ سے قطع نظر اُم الائمہ اپنی منزلت اور بلندیٔ مرتبت کے لحاظ سے جو آپ کو عالمِ انوار میں حاصل ہے اپنے پدرِ عالی مقدار کے لیے بھی واجب التعظیم ہیں۔ مخدومۂ کونین کی شان میں متعدد احادیث نبوی آپ کی عظمت کے مظہر ہیں۔ اِس لیے کہ عالمِ اسلام میں آپ کا مقام اظہر من الشمس ہے۔ مذہبی زندگی اور اس کی تربیت کے دو شعبے ہو سکتے ہیں ایک تو وہ امور جو زندگی یا حیات ارضی و عارضی میں شرائع دین کہلاتے ہیں دوسرے وہ عبادات و معاملات جو عبد و معبود کے تعلق سے ہیں جن کا مقصد و منتہیٰ عرفانِ الٰہی بقدرِ ظرف ہے۔ عقیدے کی رو سے ان دونوں امور میں ہدایت کا تعلق بعد رسالت ائمۂ معصومین سے ہے۔ چنانچہ مردوں کے لیے تیرہ ہادیانِ برحق کا مسلک زندگی نمونۂ عمل اور ائمۂ ہدیٰ کی تعلیمات مشعلِ ہدایت اور سببِ نجاتِ دارین ہے تو عورتوں کے لیے صرف ایک معصومۂ کونین کی زندگی نمونۂ حیات اور ایک خاتونِ جنت کی ہدایت کا رانہ طرزِ حیات اور مقدس مثال وجہ تکمیل نسوانیت اور موجبِ نجاتِ اُخروی ہے۔

سبحان اللہ میرا جوشِ عقیدت کہتا ہے اور بجا کہتا ہے کہ جہاں قدرت نے اس نورِ مطہر کو

یہ اعزاز بخشا کہ ایک معصوم کی بیٹی۔ ایک معصوم کی بی بی اور گیارہ معصوموں کی ماں بنا یا وہاں
یہ شرف بھی حصے میں آیا کہ نوع انسانی کے ایک حصے کے لیے تیرہ معصوم نے بل کر جو بلند
نمونے زندگی کے بنائے اور حیات کا پاک و اعلیٰ نصب العین پیش کیا وہی کام ایک معصومۂ
کائنات نے نوعِ انسانی کے دوسرے جزو یعنی خواتین کے لیے انجام دیا۔

ہماری شہزادی کی سیرت اطہر تعلیماتِ نبویؐ کا مکمل نمونہ تعلیمات نبوی کا خلاصہ ہے
آپ کی سیرت طاہرہ تعلیمات رسالت کا جزو لاینفک تھی۔ کس نے دیکھا کہ قرآنی رسولؐ کی
اکلوتی بیٹی کے گھر میں کسی جہاد کے بعد لونڈیاں اور باندیاں آئیں۔ یا شاہؑ لافتی نے
بہ حیثیت ایک مجاہدِ اعظم کے مالِ غنیمت سیدہؑ کے حوالے کیا۔ کبھی نہیں اگر کبھی کوئی حصہ
ملا بھی تو وہ فقراء اور مساکین۔ یتیموں اور بیواؤں کے حوالے ہوتا اور کونین کی شہزادی
دو عالم کی ملکہ بوریئے پر بیٹھی چکی پیسا کرتی۔

پیستی ہے شہنشاہ زادی، کوئی چکی کی قسمت تو دیکھے
لب پہ قرآن کی آیتیں ہیں گود میں ہیں نبیؐ کے نواسے

اوقات عبادت کے بعد سارے گھر کا کام انجام دینا اور اس سے بھی جس نے اپنی رضا و
رغبت سے اپنے آپ کو در سیدہؑ کے لیے وقف کر دیا تھا (جناب فضہؑ) اس عدالت
سے کام لینا کہ خود اس سے کچھ زیادہ ہی محنت کریں۔ اللہ اللہ عبادت رب العزت
میں وہ ناصیہ فرسائی کہ مرکزِ عصمت قرار پائیں گھر کے کام کاج، بچوں کی خدمت۔
مولائے موجودات امیرِ کائنات جیسے فقیر منش شوہر کی ساتھ داری اور اطاعت پھر ایسی
آسیہ سائی جو اپنی آپ مثال ہو جائے ۔

بھی آتی ہے ہر چکی سے آواز بتولؑ پاک مخمر آسیا ہے

یہ پاک و بلند سیرت جو نسوان عالم کے لیے مشعلِ ہدایت اور مطمحِ حیات ہے ہمارے
رسول محترم آقائے نامدار محمد مصطفےٰؐ کی لختِ جگر، مولائے کائنات نفسِ پیغمبر علیؑ مرتضیٰ کی

شریکِ حیات اور حسنین علیہم السلام کی مادرِ گرامی پر ختم ہے نہ آپ سے پہلے کوئی اس مقام تک پہونچ سکا نہ آپ کے بعد۔ اسلام کی شاہزادی کا مقام بس صرف اسلام کی شاہزادی کے لیے ہے۔ قابلِ مبارک باد ہے "سیرۃ الزہرا" کمیٹی" جس نے اس معصومہ کائنات کی نورانی زندگی کو پیش کر کے خواتین کو دعوتِ فکر دی کہ ہم اپنی مالکہ کے پاک کردار سے درسِ عمل حاصل کر کے فلاحِ دارین حاصل کریں۔ حقیقت میں ہمارے محترم بھائیوں کی یہ سعی بہت مبارک اور مسعود ہے اور ہمارے لیے باعثِ فخر و ناز ہے۔ میں اپنی محترم بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اس مقدس تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر شاہزادئ دو عالم کی سیرتِ پاک سے درس لیں اور اپنی سیرت و کردار کو اس مقدس نصب العین پر ڈھال کر نہ صرف دارین کی سعادت حاصل کریں بلکہ اپنی آئندہ پود کے لیے ایک نورانی مطمحِ حیات تیار کریں۔

اے ہماری شہزادی ہمارا مودّبانہ سلام قبول فرمائیے۔ آپ تو مجسّمِ طہارت ہیں۔ آپ کی پاکیزگی کا تصدق ہمیں بھی تھوڑا سا پاک کر دیجیے۔ آپ کا نقشِ قدم تو بہت ہی بلند ہے کم از کم ہم کو اتنا بلند کر دیجیے کہ ہم آپ کی کنیزِ خاص جنابِ فضّہ کے نقشِ قدم پر چل کر فلاحِ دارین پا سکیں۔ آمین بحقِ طٰہٰ و یٰسین۔

قطعہ

از علامہ ناصر زید پوری

ہے کہاں قلبِ محمدؐ کی تمنا کا جواب
نہ ہوا احمدِ مختار کی دُنیا کا جواب
ایک ہی شان کے مَردوں میں ہیں نیرہ معصومؑ
صنفِ نازک میں نہیں فاطمہ زہراؑ کا جواب

مجالسِ شہادت حضرت فاطمۃ الزہرا

احوالِ واقعی

شہر حیدرآباد کو عزاداری کے تعلق سے جو تاریخی اہمیت حاصل رہی ہے اس سے ہر شخص واقف ہے۔ آج سے تقریباً چار سو سال قبل اس شہر کے بانی سلطان محمد قلی قطب شاہ نے نہ صرف عاشور خانہ شاہی تعمیر کرایا، مجالسِ عزا کی بنا ڈالی اور اس کے اخراجات کے لیے اوقاف قائم کئے بلکہ فارسی، اردو اور تلنگی زبانوں میں مرثیئے لکھے جس سے اس زمانے میں دینِ حقہ کی کافی تبلیغ ہوئی۔ غیر اقوام کے افراد کے سامنے کربلا کے سانحۂ عظیم اور امامِ مظلوم کے معرکۃ الآرا ایثار، صبر و شجاعت کے کارنامے پیش کئے جس کی وجہ سے سبطِ نبیٔ رحمت کی محبت ہر فرد کے دل میں جاں گزیں ہوگئی۔ اُن کے جانشینوں نے نہ صرف اس عزاداری کے سلسلے کو قائم رکھا بلکہ اپنے جدِ اعلیٰ کی طرح اس بات کی بھی کوشش کرتے رہے کہ مستند اور مقدس تبرکات اور آثار بھی فراہم ہوسکیں اس میں کئی مخصوص تبرکات آج بھی موجود ہیں منجملہ ان کے ایک بی بی کا علم ہے جس میں اُس تختے کا ایک حصہ محفوظ کیا گیا ہے جس پر سیدۂ عالمیان کو غسل دیا گیا تھا۔ یہ خاندانِ قطب شاہی کی مذہبی یادگاروں میں ایک ممتاز یادگار ہے، اس کے علاوہ یہاں معصومہ عالم کی چادرِ مبارک بھی ہے۔ جس کی حفاظت کا خانوادۂ آصفیہ ہی کو شرف حاصل ہے۔ آصف جاہ سابع کے دور میں ان آثار و روایات کی تجدید ہوئی۔

ف۲۔ خصوصیاتِ متذکرہ کی وجہ آج سے ۱۲ سال قبل ایک ایسی مخصوص مجلسِ عزا منعقد کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی جس میں جنابِ مظلومہ کے خطبے کے تعلق سے فلسفۂ طلبِ حق اور اسلام حقیقی کے مختلف اسلامی اور ایمانی مسائل سے قوم کے نوجوانوں اور دیگر اقوام و ملل کے

متلاشیانِ حق و صداقت کو روشناس کرایا جاسکے۔ حضرت ختمی مرتبت سرورِ کائنات کے انتقال دنیا سے تشریف لے جانے کے صرف چند روز بعد ہی خدا جانے وہ کیسا زمانہ آیا تھا کہ رسولِ مقبولؐ کی آخری اہم ترین وصیت متفقہ فریقین کو بھی جو خاص قرآن اور اہلبیتؑ کے متعلق تھی نظر انداز کر دیا گیا اور بنتِ رسول کریمؐ کو ایک مرتبہ مجبور ہو کر بھرے دربار میں مسائلِ شرعیہ اور دینِ حق کے اصول و فروع بیان فرمانے کی غرض سے مسلمانوں کے مجمع میں تشریف لا کر وہ عظیم تاریخی خطبہ مسجد نبوی میں ارشاد فرمانے کی ضرورت پڑی جو مذہبِ حقہ اور اسلام حقیقی کی بنیاد بن کر تا قیامت طالبانِ صراطِ مستقیم کے لیے شمع ہدایت ثابت ہوتا رہے گا اور ایک دن وہ بھی آئے گا کہ ادیانِ عالم پر اسی خطبۂ مبارک اور فلسفۂ طلب حق ہی کے ذریعے اسلامِ حقیقی اور حقیقت و مظلومیتِ آلِ محمدؐ روز روشن کے مانند عیاں ہو کر ہی رہے گی۔ یہی وہ مبارک ساعت ہوگی جبکہ ہمارا قومی مقصدِ حیات پورا ہوگا۔ اس لیے کہ مولائے متقیانؑ کی ولایت و خلافتِ بلا فصل کا اقرار جو بنیادِ مذہبِ شیعہ ہے اور جس کی عملی تکمیل اور اعلان رسولِ برحقؐ نے ۱۰ھ میں "غدیرِ خم" کے پہلے اور آخری عظیم ترین اسلامی اجتماع میں آیتِ بلغ کی تعمیل میں مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَھٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاہُ سے فرمانے کے بعد حق و باطل کی راہیں اسی خطبۂ مبارک ہی سے نمایاں اور مستحکم نظر آتی ہیں = بقول حضرت سلطان الہند خواجہ اجمیریؒ ؎

دعوائے خلافت بہ سند می باید | مَنْ کُنْتُ حدیث در مدد می باید
این جائے نفاق و منکر و خائن نیست | این مسند شیر است اسد می باید

ف۳ ۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ م ۲۸ خورداد ۱۳۵۶ف کو پہلی مجلس کا آغاز پولیس کارروائی سے ۸ ماہ قبل مسجدِ جعفری میں جو حیدرآباد کی ایک تاریخی مسجد ہے صبر آزما حالات میں عمل میں آیا جس سے اس مجلس کے شرکاء ہمدردانِ قوم اور معاونین بخوبی واقف ہیں۔ چنانچہ یہ مجلس ہر سال دشوار گزار اور اتفاقی منازل طے کرتی ہوئی آخری بار ۱۷ جمادی الاول ۱۳۷۵ھ کو گیارھویں مرتبہ بھی اسی مسجدِ جعفری میں منعقد ہوئی۔ حضرات مومنین کے علاوہ دیگر فرقے کے صاحبانِ عقیدت اور اہلِ علم حضرات نے پوری عقیدت و احترام کے ساتھ اس مجلس میں شرکت فرمائی۔ شرکاء کی کثرت کی وجہ

بیرونِ مسجد بھی دور تک سامعین کھڑے رہ کر مجلس سے استفادہ کر رہے تھے۔ پہلی مجلس ہی سے حضرت مولانا سید آقا محمد محسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ جس پُر زور اور عالمانہ انداز سے ان مجالس میں خطبۂ سیدہ عالمؑ اور فلسفہ طلب حق اور مفصل اسبابِ شہادت بیان فرمایا کرتے تھے وہ مومنین حیدرآباد کے دلوں پر آج بھی نقش ہے۔ قبلہ مرحوم و مغفور اپنی حیات کی آخری گھڑی تک اس مخصوص مجلس شہادت سے تعاون فرماتے رہے۔ شدید علالت کے باوجود وہ اُس "بارھویں مجلس یوم زہراؑ" پڑھنے کے منتظر تھے جس کے "فاطمہ منزل" میں ۱۳ر جمادی الاول ۱۳۷۶ھ م ۱۶ر ڈسمبر ۱۹۵۶ء کو منعقد ہونے کے اعلانات شائع ہو چکے تھے۔ لیکن عین مجلس سے صرف چند روز قبل ۹ر جمادی الاول کو موصوف راہی وادی السلام ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس نازک موقع پر لسان الملت علامہ اقبال زیدی اور لسان العلما سید شاہ عباس منصوری نے مجلس کو کامیاب بنانے کی مخلصانہ کوشش فرمائی۔ خطبۂ مبارک کی تلاوت و تشریح فلسفۂ طلب حق اور تذکرۂ مصائب و شہادت بیان فرما کر مجلس کی خصوصیات کو برقرار رکھا۔ سید الشعراء نواب شہید یار جنگ شہیدؔ ہر سال اس مجلس میں خصوصی نذرِ عقیدت پیش فرماتے ہیں بالخصوص گیارھویں مجلس کے لیے خطبۂ مبارک کو آسان اور سلیس اردو میں نظم فرمایا تھا جس کا ایک شعر آج بھی زبان زدِ خاص و عام ہے ؎

وحی ربِّ دوجہان کی شان تھی گفتار میں
الاماں وہ تیرا خطبہ جبر کے دربار میں

علامہ ناصر زیدپوری کو اس مجلس سے جو خاص عقیدت ہے وہ مومنین سے پوشیدہ نہیں ہے چنانچہ موصوف ہر سال ایک تازہ اور معرکۃ الآرا مسدس خطبہ اور فلسفہ طلب حق کے عنوان سے بارگاہ سیدہؑ کونینؑ میں پیش فرمایا کرتے ہیں۔ موصوف کے اس شعر کی جامعیت آج بھی اربابِ نظر کو متاثر کرتی ہے ؎

تھا وہ لہجہ کہ رسولِ عربی یاد آئے
فاطمہؑ یوں ہوئیں گویا کہ نبی یاد آئے

ف۔ خادمینِ مجلس کی مسلسل سعی علماء کرام و مخلصینِ ملت نیز حضرات مومنینِ کرام کے مخلصانہ

تعاون کی وجہ سے سال ۱۳۷۷ھ میں "انتظامی کمیٹی مجلس یوم زہرا" اب "مرکزی سیرۃ الزہرا کمیٹی" میں تبدیل ہو چکی ہے۔ جس کے صدر جناب مولوی سید سعد اللہ صاحب قادری اور نائب صدر عالیجناب مولوی سید علی صاحب جعفری معتمد مسالمہ و جشن میر ابوالقاسم صاحب موسوی اور معتمد نشر و اشاعت جناب عسکر علی عنایت اللہ (معتمد خوجہ اثنا عشری جماعت) اور اراکین میر اکبر علی صاحب مہدی۔ میر ریاست علی صاحب۔ میر عباس علی عابدی صاحب نائب صدر محفل انجم اور غلام محمد مرتضیٰ صاحب (میکانیکل ورک)۔ سید ناصر حسین صاحب رضوی معتمد دائرہ کمیٹی۔ معین الدین صاحب فاضل مشرقیات۔ آقا محمد (قزوینی صاحب) منتخب ہوئے ہیں۔ اس کمیٹی کے معاونین اب حیدرآباد سے باہر لکھنؤ، بمبئی اور مدراس کے علماء کرام اور مومنین ہو رہے ہیں۔

حیدرآباد کی پرجوش اور عقیدت مند خواتین نے اس تحریک اور مجلس سے جو غیر معمولی تعاون عمل فرمایا ہے وہ بھی اپنی آپ مثال ہے۔ جس کے لئے ہم خواتین سیرۃ الزہرا کمیٹی کے ممنون و متشکر ہیں۔ اس زنانی کمیٹی کے صدر محترمہ لطیف النساء بیگم صاحبہ (ایم۔ اے) صدر مرکزی انجمن نسوان برکات عزا ہیں جن کے قومی کارناموں پر ہم کو فخر ہے۔ اور معتمد جنابہ خورشید جہاں بیگم صاحبہ معتمد مرکزی انجمن نسوان برکاتِ عزا، جنابہ طاہرہ سعید معتمد نشر و اشاعت مالیہ اور منتظم جنابہ کاظم بیگم صاحبہ مقرر ہوئی ہیں۔ اور حسب ذیل اراکین منتخب ہوئے ہیں۔

(۱) جنابہ روشن سعید صاحبہ (۲) جناب امیر بیگم صاحبہ (۳) جنابہ شہرت صاحبہ (۴) جنابہ منور بیگم صاحبہ (۵) جنابہ سمینہ مرتضیٰ صاحبہ (۶) جنابہ معین النساء بیگم صاحبہ قادری (۷) جنابہ نظیر عابدی صاحبہ (۸) جنابہ منور ابوالحسن صاحبہ (۹) جنابہ وحیدہ مشہدی صاحبہ (۱۰) جنابہ سیدہ جعفری صاحبہ (۱۱) جنابہ صغرا صادق صاحبہ رضا۔

۵ وفات۔ سالِ حال ۱۴ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ کو پہلی زنانی مجلس یوم زہرا شہادت کے تعلق سے یادگارِ حسینی دار الشفاء میں، زیر انتظام نسوان سیرۃ الزہرا کمیٹی صبح ۱۰ بجے منعقد ہوئی۔ جس میں خطبہ مبارک، فلسفہ طلبِ حق اور مصائب واقعات رحلت و شہادت نظم و نثر کے ذریعے معزز

خواتین کے ایک کثیر اجتماع میں پیش کئے گئے۔ خواتین سیرۃ الزہراؑ کمیٹی نے ہماری مرکزی کمیٹی کے اغراض و مقاصد سے عملی تعاون فرما کر وقت کے اہم ترین مذہبی اور ایمانی تقاضوں کو پورا فرمایا۔ ۱۵ رجمادی الاوّل ۱۳۷۷ھ بروز یکشنبہ "تیرھویں سالانہ مجلس یوم زہراؑ" فاطمہ منزل بازار نورالامراء میں ۱۰ تا ۱۲ ساعت دن منعقد ہوئی اور نہایت کامیاب رہی۔ علماء و مومنین اور معززین نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ اور سال ہائے گزشتہ کے مقابلے میں زیادہ اجتماع ہوا حسب نظام العمل ۱۶ رجمادی الاوّل کو شب میں بمقام بارگاہ حضرت قمر بنی ہاشم (واقع دیوان دیوڑھی) ایک شاندار طرحی مسالمہ منعقد ہوا۔ جس میں حیدرآباد کے بلند پایہ اساتذہ اور شعراء کرام نے حصہ لے کر اس کو کامیاب بنایا۔ معزز سامعین کرام سے بارگاہ مبارک بھری ہوئی تھی۔ کمیٹی کے اغراض و مقاصد کے بموجب زنانی جشن ولادت حضرت سیدہ کونینؑ ۱۹ رجمادی الثانی ۱۳۷۷ھ کو ۵ بجے شام یادگار حسینی دارالشفاء میں زیر انتظام نسوان سیرۃ الزہراؑ کمیٹی نہایت منظم اور شاندار طریقے پر منایا گیا۔ اور ۲۳ رجمادی الثانی کو ۸ بجے شب مرکزی سیرۃ الزہراؑ کمیٹی کے زیر انتظام حسینیہ نواب عنایت جنگ بہادر قریب حویلی قدیم جشن ولادت شایان شان طریقے سے منعقد ہوا۔

۶۔ ہماری اس سال کی قابل فخر پیشکش کتاب زیر نظر ہے۔ جو "اظہار حق" کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ جس کی اصل روح وہ معرکۃ الآرا خطبہ مبارک اور اس کا وہ بلیغ ترجمہ ہے جو اہل علم سے خراج تحسین حاصل کرے گا۔

ہماری کمیٹی کا ارادہ ہے کہ اس کتاب کو مختلف زبانوں یعنی انگریزی، گجراتی، تلنگی اور ہندی میں ترجمہ کرکے اس کی نشر و اشاعت کا انتظام کرے۔ اس لیئے ضرورت ہے کہ صاحبان فضل و کمال اور صاحبان خیر کمیٹی سے عملی تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائیں نیز جس قسم کی اصلاح یا ہدایت کی ضرورت محسوس ہو مطلع فرما کر متشکر فرمائیں تاکہ ترجمہ یا طباعت ثانی کے موقع پر اس سے استفادہ کیا جاسکے۔ کمیٹی کی موجودہ کارکردگی اور آئندہ کے مقاصد کے متعلق آپ کے مشوروں اور تاثرات کا ہر وقت خیر مقدم کیا جائے گا۔

ف ۔ مرکزی کمیٹی اُن تمام علمائے کرام، معززؔ مومنین و معاونین اور صحافت کا پُر خلوص شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے جنہوں نے مجالسِ عزا و جشنِ ولادت اور کتابِ ہذا کے تعلق سے اپنی اعلیٰ اور قابلِ قدر صلاحیتوں سے پُر خلوص طریقے پر تعاون فرماکر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے ۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ خالق ارض و سما مخدومۂ دوجہاں اِن کے پدر گرامی اِن کے شوہرِ عالی قدر اور اِن کی ذریتِ طاہرہ علیہم السلام کے صدقے میں اُن تمام حضرات کے دینی اور دنیوی درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور روزِ حشر خاتونِ محشرؑ کی شفاعت اُن تمام حضرات کو نصیب کرے ۔

خلاقِ عالم ہم سب کی مدد کرے اور نیتِ صادق، عزمِ راسخ اور عملِ پیہم کی نعمتوں سے محروم نہ فرمائے آمین ۔ بجاہ سیدۃ النساء العالمین ۔

۲۲ رجمادی الثانی ۱۳۷۷ھ
م ۲۴ رجنوری ۱۹۵۸ء

کفش بردارِ اہلِ عزا
احقر مرزا ابوالحسن تبریزی
خادم عمومی مرکزی سیرۃ الزہراؑ کمیٹی حیدرآباد (آندھرا پردیش)
پرانی حویلی نزد مسجد یکخانہ حیدرآباد ۲ — ۴۵۰۸۲۲ —

قطعہ از عالیجناب حافظ امانت خانی ۔ ۔ ۔

تھا مرقد میں سنتے ہیں فغاں پہلوئے زہرا میں
ہوا کیا حال اٹھارہ ۱۸ برس کی زندگانی میں
تلاش حق جنہیں ہو مضمحل کر دیں یہ سن کر
عصا کو ٹیک کر چلتی ہیں پیریوں زہرا جوانی میں

اظہار تشکر

از ادارہ

اسمائے معزز ذاکرین کرام جنہوں نے ۱۳۷۷ھ کے مجالس شہادت حضرت فاطمۃ الزہراؑ و طرحی مسالمہ وجشن کو منثور اور منظوم مخاطبت سے کامیاب بنایا جس کے لیے مرکزی کمیٹی ان تمام حضرات کی ممنون و مشکور ہے

زنانی مجلس یوم زہراؑ۔ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ م ۷ دسمبر ۱۹۵۷ء (۱۰) ساعت صبح بمقام یادگار حسینی دار الشفا، محترمہ لطیف النساء بیگم صاحبہ۔ محترمہ خورشید جہاں بیگم صاحبہ۔ محترمہ طاہرہ سعید صاحبہ۔ محترمہ شرف النساء بیگم صاحبہ۔ محترمہ صغرا صادق صاحبہ۔ محترمہ شہرت صاحبہ۔ محترمہ ذکیہ سلطانہ صاحبہ۔ محترمہ منور بیگم صاحبہ۔ محترمہ صالحہ کاظم موسوی صاحبہ۔ محترمہ سیدہ وحیدہ مشہدی صاحبہ۔ محترمہ نظیر عابدی صاحبہ۔

تیرھویں مجلس یوم زہراؑ۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ م ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء (۱۰) تا ½۱۲ ساعت بمقام فاطمہ منزل لسان الملت، علامہ اقبال زیدی۔ سید الشعراء نواب شہید یار جنگ بہادر شہید۔ لسان العلماء آقا شاہ عباس منصوری خراسانی۔ علامہ ناصر زید پوری۔ علامہ انجم ترابی۔ جناب آغا جعفر صاحب کربلائی۔ جناب عباس عابدی صاحب نائب صدر محفل انجم۔

طرحی مسالمہ۔ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ م ۹ دسمبر ۱۹۵۷ء ½۸ تا ۱۱ ساعت شب بمقام بارگاہ ابوالفضل العباسؑ (دیوان دیوڑھی) نواب تراب یار جنگ بہادر سعید۔ نواب شہید یار جنگ بہادر شہید۔ علامہ ناصر زید پوری۔ علامہ انجم ترابی۔ مولوی سید مجتبیٰ احمد صاحب۔ جناب باقر امانت خانی صاحب۔ جناب سید محمد کاظم صاحب۔ جناب صلابت علی صاحب ارم۔ جناب بشیر نواب صاحب۔ جناب عباس عابدی صاحب۔ جناب زاہد رضوی صاحب۔ جناب ثاقب ترابی صاحب۔ جناب عتیق موسوی صاحب۔ جناب میر باقر علی صاحب باقر۔ جناب فضل حسین صاحب فضل۔ جنابہ طاہرہ سعید صاحبہ۔ جنابہ منور بیگم صاحبہ۔ جنابہ سیدہ وحیدہ مشہدی صاحبہ۔ جناب میر ابوالقاسم صاحب موسوی۔

زنانی جشن۔ ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ م ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء پانچ ساعت شام بمقام یادگار حسینی دار الشفاء، محترمہ لطیف النساء بیگم صاحبہ۔ محترمہ خورشید جہاں بیگم صاحبہ۔ محترمہ صالحہ موسوی صاحبہ۔ محترمہ خیر النساء سید علی صاحبہ۔ محترمہ صغرا صادق صاحبہ۔ محترمہ روشن سعید صاحبہ۔ محترمہ سید جعفری صاحبہ۔ محترمہ نظیر عابدی صاحبہ۔ محترمہ سیدہ وحیدہ مشہدی صاحبہ۔ محترمہ شہرت صاحبہ۔ محترمہ منور بیگم صاحبہ۔ محترمہ شمس النساء موسوی صاحبہ۔ محترمہ طاہرہ سعید صاحبہ۔ محترمہ مس رشید موسوی۔

جشن ولادت:۔ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ م ۱۴ جنوری ۱۹۵۸ء ½۷ تا ۹ ساعت شب بمقام حسینیہ (دیوڑھی نواب عنایت جنگ بہادر) سید الشعراء نواب شہید یار جنگ بہادر شہید۔ علامہ ناصر زید پوری۔ خطیب ملت اختر زیدی۔ لسان العلماء آقا شاہ عباس منصوری خراسانی۔ جناب باقر امانت خانی صاحب۔ جناب رضا حسین صاحب۔ جناب حسن علی صاحب۔